ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۰ر اکتوبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۴۲

۲۱ر رجب ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۰ر اخاء ۱۳۷۹ ہجری شمسی

مصیبت زدہ کی دعا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ کو یہ دعا کرنی چاہئے:

"اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس تو مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے سارے کام درست کر دینا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مومن اس حُسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے

خدا تعالیٰ اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا

"خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے فرماتا ہے کہ مومنوں کا نور اُن کے چہروں پر دوڑتا ہے۔ اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔ اور مجھے ایک دفعہ عالم کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارہ میں یہ موزون فقرہ سنایا گیا "عشق الٰہی وَسّے مُنہ پر ولیاں ایہہ نشانی"۔ مومن کا نور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود روحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ جسمانی حُسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں مگر یہ عجیب حسن ہے جس کے خریدار کروڑ ہا روحیں ہو جاتی ہیں۔......... اب یہ بھی یاد رہے کہ بندہ تو حسن معاملہ دکھا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ پر حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے اور اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے۔ اور اس کے کلام میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اور اس کے تمام در و دیوار پر نور کی بارش کرتا ہے۔ اور اس کی پوشاک اور اس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ایک برکت رکھ دیتا ہے اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا۔ اور ہر ایک اعتراض جو اس پر ہو اس کا آپ جواب دیتا ہے۔ وہ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ دشمنوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کے مقابل پر آپ نکلتا ہے اور شریروں پر جو اس کو دکھ دیتے ہیں آپ تلوار کھینچتا ہے۔ ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے اور اپنی قضاء و قدر کے پوشیدہ راز اس کو بتلاتا ہے۔ غرض پہلا خریدار اس کے روحانی حسن و جمال کا جو حسنِ معاملہ اور محبتِ ذاتیہ کے بعد پیدا ہوتا ہے خدا ہی ہے۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جو ایسا زمانہ پاویں اور ایسا سورج ان پر طلوع کرے اور وہ تاریکی میں بیٹھے رہیں"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔

اعجاز کی بعض اقسام بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے روح پرور واقعات پر مشتمل صحابہ رضوان اللہ علیہم کی بیان فرمودہ مختلف روایات کا ایمان افروز تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۶/ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

لندن (۶ر اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ "هُوَ الْحَیُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ......... الخ" (سورۃ المومن: ۶۶) کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے اعجازی واقعات کا مختلف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی بیان فرمودہ روایات کے حوالہ سے ذکر فرمایا۔ آج حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ کی بیان کردہ ایک روایت پڑھ کر سنائی اور اس کے بعد حضرت میاں جان محمد صاحبؓ، حضرت مدد خان صاحبؓ، حضرت محمد رحیم الدین صاحبؓ کی روایات پڑھ کر سنائیں۔

حضرت محمد رحیم الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میری صبح کی نماز قضا ہو جاتی تھی۔ حضور کی خدمت اقدس میں اس کے لئے دعا کے واسطے لکھا تو حضور علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا کہ 'ہم نے دعا کی ہے تم برابر استغفار اور درود کثرت سے پڑھتے رہا کرو'۔ چنانچہ اس کے بعد سوائے شاذ و نادر سفر یا بیماری کے صبح کی نماز کبھی قضا نہیں ہوئی۔

ماسٹر نذیر حسین صاحب کے والد حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہم عیسیٰ کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے ایک سنگین مقدمہ قائم ہوا۔ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً خبر دی کہ آپ کو ان کے شر سے بچایا گیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی فرمایا اور مقدمہ میں کامیابی رہی۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے حضرت بھائی محمود احمد صاحب، حضرت بابو اکبر علی صاحب، حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب، حضرت خواجہ عبدالرحمٰن

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

صاحب، حضرت عبدالکریم صاحب رضوان اللہ علیہم کی روایات پڑھ کر سنائیں جن میں حضور علیہ السلام کی قبولیت دعا کے حیرت انگیز نشانات کا تذکرہ ہے۔

حضرت میاں چراغ دین صاحبؓ اپنے بھائی کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ شدید بیمار ہو گئے تھے۔ حضور علیہ السلام سیر سے واپس آئے تو ان کی والدہ بچے کو لے کر آگے کھڑی ہو گئیں۔ حضور علیہ السلام نے لڑکے کے سر پر پیار دیا اور دعا دیتے ہوئے کہا کہ فکر مت کرو، لڑکے کو آرام ہے۔ حضور کے چلے جانے کے پندرہ منٹ کے اندر ہی لڑکا بالکل تندرست ہو گیا۔

اسی طرح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے حافظ آباد کے ایک شخص الٰہی بخش کا واقعہ بھی بیان کیا جو حضور ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر اسے بخار سے شفا بخشی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت شیخ احمد الدین صاحبؓ، حضرت سید شاہ عالم صاحبؓ، حضرت ملک عزیز احمد صاحبؓ کی روایات بھی پڑھ کر سنائیں جن میں بیماریوں سے حضور علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل شفایابی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ ہے۔

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ کے ہاں پہلی بیوی سے دو لڑکیاں اور دو لڑکے تھے۔ یہ دونوں ہی نہ سنتے تھے اور نہ بولتے تھے۔ بڑا لڑکا چار سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ چھوٹا بھی بیمار ہوا۔ تقدیر مبرم تھی وہ بھی وفات پا گیا۔ حضور علیہ السلام نے نعم البدل کی دعا دی اور فرمایا کہ وہ سننے اور بولنے والا ہوگا۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے عرض کی میرے گھر میں پہلے دو لڑکیاں ہوئیں پھر دو لڑکے، پھر ایک لڑکی موجود ہے اب پھر اگر لڑکی ہوئی تو نعم البدل کیسے؟ ہاں اگر لڑکا ہوا تو نعم البدل ہوگا۔ حضور علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ 'میاں ہمارے خدا کو یہ بھی طاقت ہے کہ آئندہ لڑکیوں کا سلسلہ ہی منقطع کر دے'۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب کے ہاں اس بیوی سے سات بچے ہوئے جو سب کے سب لڑکے تھے، لڑکی کوئی نہیں ہوئی۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعا کے متعلق بعض ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں حضور علیہ السلام نے استجابت دعا کے مسئلہ کی حقیقت کو بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہوتی ہے یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابتِ دعا ہی ہے۔

روکے گا کوئی کیسے سفر آفتاب کا

ربوہ ہو، قادیاں ہو، نگر ہو چناب کا
رکھے گا اور نام کیا کوئی گلاب کا

جب تک ہے روشنی کی ضرورت زمین کو
روکے گا کوئی کیسے سفر آفتاب کا

پالے ہوئے ہیں ہم بھی اسی سرزمین کے
اپنی رگوں میں بھی ہے لہو پنج آب کا

ایسا بلا کا، جامِ اطاعت میں ہے سرور
ہے ماند اس کے سامنے نشہ شراب کا

کرتا ہے وہ بھی صاف، کھری بات ہی پسند
میں بھی کسی طرح نہیں قائل خضاب کا

مجھ کو نہیں ہے عزت و توقیر کی طلب
میں تو مرید ہوں کسی عزت مآب کا

ملتے ہیں روز، پر گلے ملنے پہ ہے بضد
قدسیؔ میں کیا کروں دلِ خانہ خراب کا

(عبدالکریم قدسی)

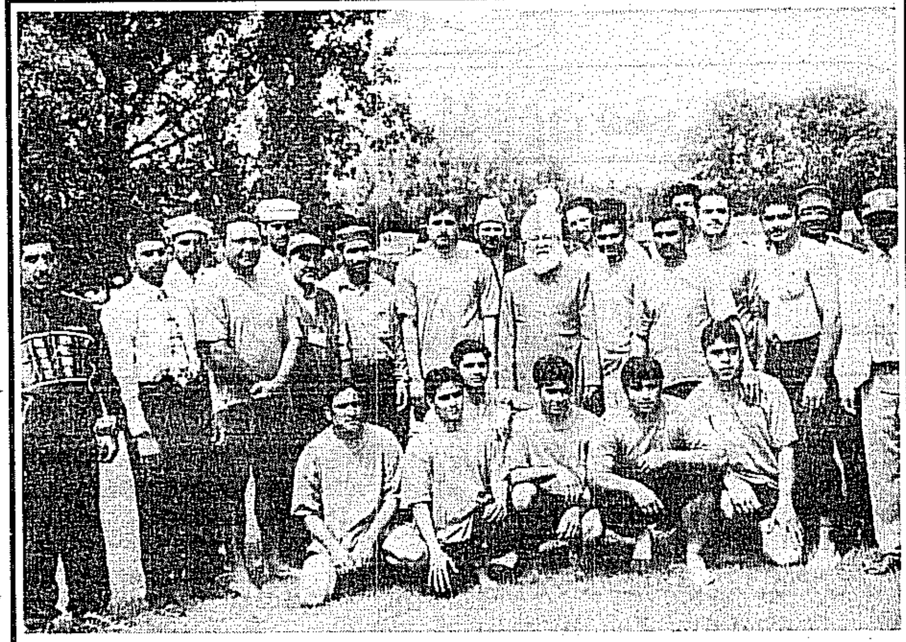

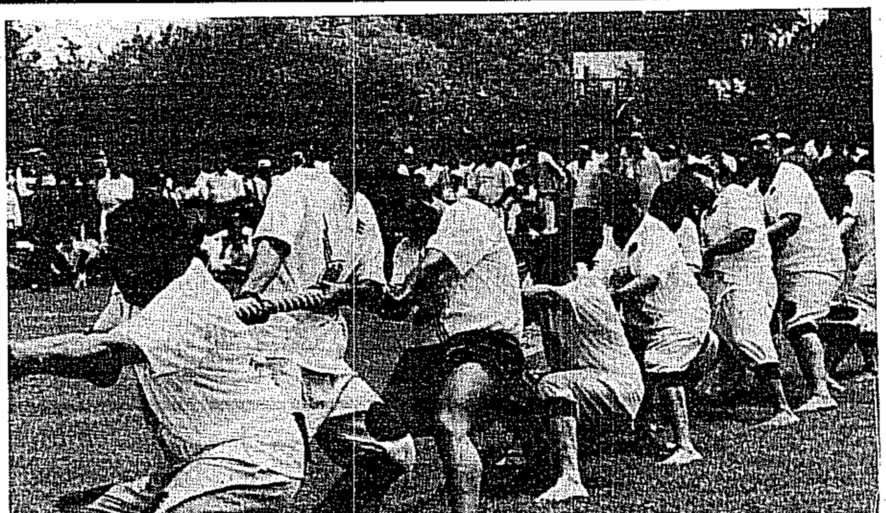

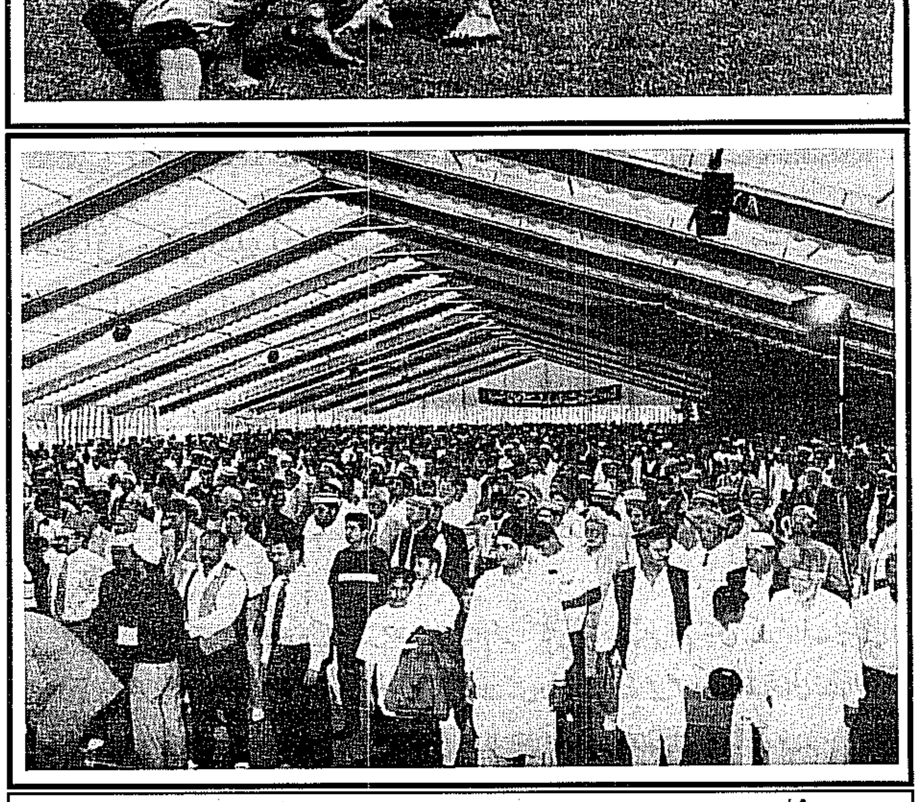

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۰۰۰ء کے بعض تصویری مناظر

(تصاویر بشکریہ: شاہد عباسی۔جرمنی)

مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، مبلغ انچارج گنی بساؤ،
صدر گنی بساؤ کو قرآن کریم کا پرتگیزی ترجمہ پیش کر رہے ہیں

فیرو آئی لینڈ (Faroe Islands) میں

جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام

خلافت رابعہ کے عہد سعید میں بحر اوقیانوس شمالی میں نیا محاذ

(سید کمال یوسف)

۱۵؍جولائی ۱۹۸۹ء کو فیرو آئی لینڈز کی مذہبی تاریخ کا بیحد خوش قسمت دن تھا جب پہلی مرتبہ بریڈفورڈ (برطانیہ) سے جماعت احمدیہ کے پہلے مبشر مکرم طاہر سلیمی صاحب اور وہاں کے سیکرٹری تبلیغ مکرم ومحترم ناصر احمد امینی صاحب نے ایک ہفتہ کے لئے تبلیغی دورہ پر تشریف لا کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو فیرو آئی لینڈز کے چار جزیروں کے مقامی باشندوں تک پہنچانے کی اول ہی اول سعادت حاصل کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

گیارہ سال بعد، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مکرم خواجہ عبدالباسط صاحب، امیر جماعت احمدیہ ڈنمارک نے خاکسار اور مکرم کمال احمد صاحب کروگ، سیکرٹری تبلیغ ڈنمارک کے ایک وفد کو اسلام کا مقدس پیغام پہنچانے اور وہاں احمدیت کے پیغام کو ازسر نو تازہ کرنے اور احمدیت کا پودا لگانے کے لئے بھیجا۔

یہ وفد ۳؍جون بروز ہفتہ کی صبح ساڑھے دس بجے دعاؤں کے ساتھ مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن سے بذریعہ کار روانہ ہو کر اسی روز شام آٹھ بجے ڈنمارک کی بندرگاہ Hanstholm پہنچا اور پھر Smyril-Line کے بحری جہاز Norrona سے روانہ ہو کر ۵؍جون بروز سوموار صبح چھ بجے، ۳۱ گھنٹوں میں ۷۹۰ سمندری میل سفر کر کے تھورش ہاؤن (Tors Havn) فیرو آئی لینڈ کے دارالخلافہ بفضل اللہ خیریت سے پہنچا۔ اور پھر چار روزہ تبلیغی دورہ سے فارغ ہو کر ۹؍جون بروز جمعۃ المبارک (اس روز فیرو آئی لینڈ میں عیسائیت کے ایک ہزار سالہ قیام کے جشن میں شمولیت کے لئے ڈنمارک سے ملکہ نے بھی تھورش ہاؤن آنا تھا) صبح آٹھ بجے اسی بحری جہاز سے روانہ ہو کر خدا کے فضل سے اتوار کی شام ساڑھے چار بجے ڈنمارک کی بندرگاہ Hanstholm پہنچے اور پھر بذریعہ کار ساڑھے دس بجے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن پہنچے۔ اس تبلیغی دورہ کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے۔

فیرو آئی لینڈز مملکت ڈنمارک کے تحت ایک نو آباد، خود مختار فلاحی ریاست ہے، ان کی زبان ڈینش زبان سے الگ، مگر نورش خاندان سے تعلق رکھنے والی ایک مستقل اپنی زبان ہے۔ ان کا اپنا جھنڈا، اپنی کرنسی اور اپنی پارلیمنٹ ہے۔

اس کے اٹھارہ جزائر پر مشتمل وسیع علاقہ کا سمندر ایک نہ ختم ہونے والا مچھلیوں کا اپنا جہان رکھتا ہے۔ اس کی آلودگی سے پاک وصاف اور ستھری فضا میں ان گنت آبی پرندوں کی چہل پہل رہتی ہے۔ اور اس کی سرسبز وشاداب وادیوں اور گھاٹیوں میں لاکھوں سفید، اُودی اور ایک دم کالی پشم سے لدی پھندی بھیڑوں کی بھیڑ میں 44.958 نفوس پر مشتمل ایک مختصر بلکہ مختصر ترین آبادی ساری دنیا سے الگ تھلگ امن وامان کا سانس لے رہی ہے۔

فیرو آئی لینڈز ناروے اور آئس لینڈ کے عین وسط میں سکاٹ لینڈ کے شمال مغرب میں شٹ لینڈ سے ۲۳۰ بحری میل دور شمالی بحر اوقیانوس میں واقع ہے۔ سولہ ہزار نفوس پر مشتمل اس کا دارالخلافہ جو اس کی مرکزی بندرگاہ اور مرکزی مطار بھی ہے سکنڈے نیویا کے بحری قزاق جو "وائی کنگ" کہلاتے تھے، کے خدا "تھور" کے نام پر "تھورش ہاؤن" (Torshavn) یعنی "تھور خدا کی بندرگاہ" کہلاتی ہے۔ جمعرات کے دن کا نام تھورش ڈے (انگریزی میں تھرسڈے) اس خدا کے نام پر ہے۔ یہاں کے سمندر کے بطن میں خلیج کے گرم پانی کی لہروں کی رو کا سارا سال دوردورہ رہتا ہے۔ اس لئے باوجود کڑی سردیوں کا علاقہ ہونے کے سمندر کے پانی کا درجہ حرارت درجہ انجماد سے ورے ہی رہتا ہے۔ اور سطح زمین پر بھی سخت جاڑے کے موسم میں بھی درجہ حرارت تین سنٹی گریڈ (جسے مقامی تھرمامیٹر کے نام سے سیلشئیس کہتے ہیں) سے نیچے نہیں گرتا۔ برف تو خیر پڑتی ہے مگر سطح زمین پر شیشہ ہونے سے پہلے ہی پگھل جاتی اور گرمیوں میں اوسط درجہ حرارت گیارہ ڈگری رہتا ہے۔ گرمیوں میں ہوا بعض دفعہ بلکہ اکثر اچانک جھکڑ میں تبدیل ہو کر خنک ہو جاتی ہے۔ اس لئے جہاں احتیاط پسند مقامی لوگ کڑی دھوپ میں بھی مقامی بھیڑوں کی اون کے خوبصورت، یکدم گرم سویٹر اور بعض مقامی اون کے گرم لمبے کوٹ پہنے رکھتے ہیں۔ وہاں نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد قمیص پتلون میں بھی ساتھ کے ساتھ چہل قدمی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

رہائشی مکانات زیادہ تر مضافاتی بنگلوں کی صورت میں ہیں جن کی تعمیر میں مقامی لکڑی زیادہ اور سودیشی چونہ وگچ کم ہے۔ ہر مکان کا رنگ وروغن الگ ہے۔ گنتی کی چند عمارتیں پانچ چھ منزلہ ان کے خلاف سر اٹھاتی نظر آتی ہیں۔

زمین چونکہ لاوا کے سیال سے مرکب ہے اس لئے درخت کو جڑ پکڑنے کے لئے گز بھر مٹی بھی میسر نہیں اس لئے جہاں انسانوں کا کال ہے وہاں درخت بھی خالی ہیں مگر سیاہ پتھریلی ننگی بچی پہاڑیوں کے دامن میں سبزہ زار دعوت نظارہ دیتا ہے۔

مچھلی ان کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ پھر بھیڑ کی اون اور حنوط زدہ آبی پرندے۔ سمندر سے تیل نکلنے کے جس قدر امکانات بڑھ رہے ہیں اسی قدر بلکہ اس سے بھی کچھ بڑھ کر ڈنمارک سے علیحدہ ہو کر خود مختار ریاست بننے کی تحریک بھی خصوصیت سے علیحدگی پسند نوجوانوں میں زور پکڑتی جارہی ہے۔

آج سے ٹھیک ایک ہزار سال قبل، ماہ جون میں، جس میں ہمیں بھی دعوت اسلام کی توفیق ملی، فَے رُوز کے بد مذہب قزاقوں کو صلیبی مذہب نے اپنے دست استبداد سے زیر کیا۔ گو اس سے قبل آئر لینڈ کے مسیحی رہبان، پرسکون ماحول کی تلاش میں، اپنے تخلیہ کے لئے یہاں آ کر اپنا تکیہ تعمیر کر چکے تھے مگر انہیں مقامی لوگوں میں عیسائیت کو فروغ دینے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ فَے رُوز کو عیسائیت کے چنگل میں لانے کی اول ہی اول صلیب جس کے گلے کا ہار بنی وہ ناروے کا ایک عیسائی مناد سِگمُندار بِستیسن (Sigmundar Bestisson) تھا۔ عیسائیت نے کس رنگ میں اس علاقہ میں اپنے پاؤں جمائے یا مقامی وائی کنگ کا گلہ دبایا، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حال ہی میں جشن ہزاری کے موقع پر ایک جرنلسٹ ڈنجال ہائیگورڈ (Danjal Hojgaard) اخبار "News formisitor 2000" میں "تھورش ہاؤن بندرگاہ میں عیسائی عبادت" کے عنوان کے ماتحت لکھتا ہے کہ "ہماری قصص وروایات کے مطابق سِگمُندار بِستیسن نے ایک ہاتھ میں بائبل لی اور دوسرے ہاتھ میں تلوار" اور فَے رُوز کو عیسائی بنا دیا۔ اس وقت فَے رُوز سو فیصد عیسائی ہیں۔ اسّی فیصد عیسائیوں کا تعلق، اور یہ تعلق صرف رسمی یا اسمی نہیں، ڈنمارک کے ریاستی چرچ پروٹسٹنٹ سے ہے۔ دس فیصد عیسائی برطانیہ کے پلیمتھ اخوان فرقہ سے ہے۔ پلیمتھ اخوان فَے روز میں عیسائیت کی نشاۃ ثانیہ کی متحرک ترین تحریک سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیتھولک اور چند ایک اور 'مقامی مشن' کی اقلیتیں بھی ہیں اور حال ہی میں بہائیوں نے بھی پر پرزے نکالے ہیں اور اپنا ٹمپل بھی تعمیر کیا ہے۔ فَے رُوز کی عیسائیت پورے دم میں بھی ہے اور اس سے زیادہ خم میں بھی۔ چالیس ہزار کی آبادی میں ساٹھ سے زیادہ چرچ ہیں جہاں باقی عیسائی دنیا میں چرچ سے غیر حاضری ایک عالمی مسئلہ ہے وہاں فَے رُوز کے چرچوں میں خوب گہما گہمی رہتی ہے۔ بڑی عمر کے عیسائی بڑے فعال ہیں۔ جہاں باہمی فرقہ وارانہ بحث ومباحثہ روزروز کا رگڑا جھگڑا ہے وہاں فَے رُوز کے عیسائیوں کا ڈنمارک کے ریاستی چرچ سے بھی اعلانیہ تنازعہ چل رہا ہے۔ جس وقت ہم فیرو آئی لینڈ میں دعوت اسلام میں مصروف تھے اس وقت یہ تنازعہ ایک مکمل بغاوت کی صورت اختیار کر چکا تھا۔

ان کی مذہبی عصبیت کا یہ حال ہے کہ جب ہم تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں مشورہ کر رہے تھے تو مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن جو ایک عرصہ یہاں رہ چکے تھے نے ہمیں بتایا کہ آج سے چار سال قبل انہوں نے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں یہاں کے مقامی باشندوں سے رابطہ کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ اگر آپ سیر وتفریح کی غرض سے آنا چاہیں تو سر آنکھوں پر لیکن اگر اسلام کی تبلیغ کی غرض سے آنا ہے تو اپنی جان کا خطرہ مول لے رہے ہو پچھلے دنوں یہوواو ٹنس والوں نے یہاں آنے کی جرأت کی تھی انہیں ہم نے سمندر میں پھینک دیا تھا۔ وہ تو عیسائی تھے تم تو پھر مسلمان ہو۔ یہ ہم سے برداشت نہ ہو سکے گا۔ اس لئے ہر گز ادھر کا رخ نہ کرنا۔ اس دھمکی کے باوجود جب ہم نے یہاں آ کر سر بازار تبلیغی سٹال لگایا تو کمال احمد صاحب کروگ سے اکثر یہی سوال کیا جاتا تھا کہ آپ کو کسی نے گزند تو نہیں پہنچائی۔ الحمد للہ خدا کے فضل سے بڑے ہی خوشگوار ماحول میں تبلیغ کے سب پروگرامز مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ مگر جب ہم واپس کوپن ہیگن پہنچے تو ہمیں مکرمی سید مبشر احمد صاحب نائب امیر ڈنمارک نے بتایا کہ انہیں فیرو آئی لینڈز سے مسجد نصرت جہاں کے فون پر کسی نے دھمکی دی تھی کہ تمہارے دو مبلغ یہاں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں، ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم ان کے بغیر ہی اچھے ہیں، ان کو فوراً واپس بلوالو اسی میں خیر ہے ورنہ وہ دونوں اور تمہاری مسجد کی بھی خیر نہیں۔ الحمد للہ ان کی آپس کی سر پھٹول نے ان کے آزار سے ہمیں محفوظ رکھا۔ ہمیں سمندر کی طغیانیوں سے بھی ڈرایا گیا تھا کہ اگر سمندر متلاطم ہوا جو اکثر جولائی میں ہی رہتا ہے تو سفر بہت تلخ گزرے گا۔ الحمد للہ خدا کے فضل سے سمندر بھی ہمارے لئے مسخر رہا اور زمین پر بھی موسم بہت خوشگوار، بلکہ غیر معمولی خوشگوار رہا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

کوپن ہیگن سے فیرو آئی لینڈز کا خواہ بحری سفر ہو یا ہوائی بڑا مہنگا ہے۔ مکرمی امیر صاحب کی کوشش سے بحری جہاز سے دو سواریوں کا بمع کار اور کیبن کا ٹکٹ خدا کے فضل سے بہت سستا مل گیا۔ اس میں ناشتہ کے ساتھ رہائش بھی شامل تھی۔ وہاں کی مقامی زبان میں ایک دو ورقہ پہلے ڈینش زبان میں مکرمی خرم صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تیار کر کے پھر اس کا ترجمہ اپنے ایک فَے رُوز دوست سے تیار کروا کر دیا۔ مکرمی سیکرٹری صاحب اشاعت عطاء المنان صاحب نے وہاں تبلیغی سٹال اور نمائش کتب کے لئے جن کتب کی ضرورت ہو سکتی تھی اس کے پیکٹس تیار کروا کر دئے۔ وہاں چونکہ ہمارا کوئی رابطہ نہیں تھا اس لئے سفر سے پہلے یونیورسٹی، کالجز، سکولز، لائبریریاں، ٹاون ہال، بشپ، پارلیمنٹ کے سپیکر، ٹورسٹ انفارمیشن بیورو، تمام مقامی نیوز پیپرز، ریڈیو، ٹیلی ویژن، پولیس، میئر، شاپنگ سنٹرز وغیرہ کے ایڈریسز حاصل کر کے انہیں فوری طور پر خطوط لکھے گئے۔ کمال احمد کروگ صاحب نے اس سلسلہ میں بہت محنت کی۔ جن سے رابطہ ہو گیا ان کو فون بھی کر دئے گئے۔ خطوط کے ایڈریسز اور خطوط کی ترسیل میں ایم ٹی اے پر ڈینش اسباق دینے والی عزیزہ رضیہ اٹھوال نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔ مکرمی مبین الحق صاحب

کے ایک غیر از جماعت دوست مکرمی ارشد صاحب جو لمبا عرصہ وہاں رہ چکے تھے انہوں نے مسجد تشریف لا کر ہمیں بہت مفید معلومات دیں۔ مکرم عبدالسلام میڈسن نے بھی اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ وقف عارضی کے لئے بعض دوستوں کو تحریک کی گئی مگر رخصت حاصل کرنے میں دقت آڑے آرہی تھی۔ سب سے پہلے مکرمی محمد جمیل صاحب کو رخصت ملی اور پھر ایک روز کے بعد کمال احمد کرزوگ سیکرٹری تبلیغ کو بھی بڑی تگ و دو کے بعد رخصت مل گئی۔ دونوں نے ہی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کر دیا۔ دونوں میں سے ایک ہی کو جانا تھا اس لئے مکرم امیر صاحب نے کمال احمد کروگ کو اس سعادت کے لئے منتخب فرمایا۔ (مکرمی و محترمی کرنل طالب حسین شاہ صاحب نائب امیر ڈنمارک حال برمنگھم کی بھی بڑی خواہش تھی کہ وہ اس میں شامل ہوں مگر وہ اس وقت برطانیہ جا چکے تھے)۔ تبلیغی دورہ کی تیاری میں مذکورہ بالا احباب کے علاوہ بھی جن احباب جماعت نے ہمیں اپنی دعاؤں میں خدا کے حضور یاد رکھا ہم ان سب کے ممنون ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہمارا تبلیغی وفد ۵ر جون ۲۰۰۰ء بروز سوموار صبح چھ بجے فیرو آئی لینڈ کی بندرگاہ تھورش ہاؤن پہنچا۔ اس روز عیسائیوں کے مذہبی تہوار کی وجہ سے دوپہر کے بارہ بجے کے بعد عام تعطیل تھی۔ اس لئے ہمیں اس روز جو کچھ بھی کرنے کو تھا، بارہ بجے سے پہلے پہلے ہی کرنا تھا۔ اپنی رہائش گاہ کی راہنمائی کے لئے انفارمیشن کے مرکزی دفتر سے رابطہ کیا تو انہوں نے معذرت کر دی کہ انہیں اس ایڈریس کا علم نہیں۔ شہر کے نقشہ میں یہ سڑک موجود نہیں۔ شہر سے باہر کوئی غیر معروف علاقہ میں کوئی جگہ ہو گی۔ پولیس کے دفتر گئے مگر وہ بند تھا۔ چند اور مقامی دوستوں سے پوچھا سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ کچرا اٹھانے والے ٹرک ڈرائیور جو پوٹڑوں کا واقف ہوتا ہے اس سے پوچھا اس نے ایک محلّہ کا نام لیا اور چل دیا۔ اس محلّہ کی تلاش میں ہم شہر سے باہر نکل گئے۔ پھر لوٹے اور از سر نو تلاش شروع کی۔ بالآخر ایک موٹر سوار ملے جنہوں نے پہلے تو حسب معمول لاعلمی کا اظہار کیا پھر گھر تک پہنچا کے آئے۔ فجزاہ اللہ۔ یہ مقام شہر کے معروف علاقہ میں تھا اور بلدیہ کے نقشہ میں بھی تھا۔ اس چھوٹے سے شہر میں جس سے بھی راستہ کے لئے راہنمائی کے لئے کہا یہی تجربہ دہرایا گیا۔ حد تو یہ ہے کہ ایک دفعہ پرائم منسٹر سے ملاقات کے لئے وقت لیا اور اس اندیشہ سے کہ خود راستہ تلاش کیا تو تاخیر ہو جائے گی احتیاطاً پہلی دفعہ اور آخری دفعہ ٹیکسی طلب کی۔ ٹیکسی نے ایک عمارت کے سامنے لا کھڑا کیا اور کہا کہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے۔ اندر داخل ہوئے تو کوئی اور آفس نکلا، وہی ٹیکسی ابھی باہر ہی کھڑی تھی اسے سمجھایا کہ بھئی ہمیں پارلیمنٹ ہاؤس جانا ہے تم غلط جگہ کیوں لے گئے۔ چنانچہ وہ ہمیں ایک اور جگہ لے گئی اور کہا کہ یہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے۔ اس عمارت کے اندر گئے تو معلوم ہوا کہ یہ بھی کوئی اور آفس ہے۔ اس دفعہ احتیاطاً ٹیکسی کو کہہ گئے تھے کہ ہمارا انتظار کرنا، شاید یہ جگہ بھی غلط ہو اس لئے باہر نکلے تو ٹیکسی ابھی کھڑی تھی۔ اسے پھر سمجھایا کہ ہمیں پارلیمنٹ ہاؤس جانا ہے اگر تمہیں خود علم نہیں تو ان لوگوں سے یا اپنے مرکز فون پر پوچھ لو۔ اس کے بعد تیسری مرتبہ وہ ہمیں ایک عمارت کے سامنے یہ کہہ کر چھوڑ گئی کہ یہ پارلیمنٹ ہاؤس ہے اور ہم نے بھی اعتبار کر لیا۔ اندر داخل ہوئے تو علم ہوا کہ اب کے بھی یہ غلط تھا۔ بہر حال اب ہم پیدل ہو لئے۔ یہ بھی ایک لطیفہ ہی رہا۔ معروف جگہوں کی راہنمائی کے لئے وہ لوگ کچھ ایسے ویسے ہی رہے۔

قیام گاہ کی تلاش کے بعد ہم ٹاؤن ہال گئے وہاں سے بلدیہ کے چوراہے پر اسلامی کتب کے سٹال کی اجازت لینی تھی خدا کے فضل سے یہ مرحلہ جلد ہی طے ہو گیا۔ وہاں سے ہمیں پروانہ مل گیا۔ اس کے میئر سے ملاقات کا وقت لینا تھا، کچھ انتظار کے بعد میئر سے ملاقات ہو گئی۔ میئر Leivur Hansen یہاں کی سب سے مقبول شخصیت ہیں۔ انفارمیشن بیورو نے بلدیہ کا تعارف کا جو پمفلٹ دیا تھا اس میں میئر کے پیغام اور ان کی تصویر کو نمایاں جگہ دی گئی تھی۔ انہیں ڈینش ترجمہ قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی گئی جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اس کے بعد ہم شہر کے جدید ترین اور سب سے بڑے زیر تعمیر S.M.S شاپنگ سنٹر کے ڈائریکٹر سے ملنے گئے تاکہ وہاں بھی نمائش کتب کا سٹال لگایا جاسکے۔ ڈائریکٹر Hans Mortensen نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا مگر ان کی خواہش اور کوشش کے باوجود زیر تعمیر عمارت کی تعمیری مشکلات کے پیش نظر اجازت نہ مل سکی۔ انہیں ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی کتاب Absolute Justice بطور ہدیہ پیش کی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ یہاں سے فارغ ہو کر شہر کے سب سے بڑے دارالمطالعہ Lands Bibliotek میں گئے۔ یہاں ایک تو کتب کی نمائش کے لئے جگہ نہیں تھی نیز بڑی جدوجہد کے باوجود جلسہ عام کے لئے ہمیں کوئی ہال نہیں مل رہا تھا اور جلسہ ہونے میں اب صرف تین دن رہ گئے تھے۔ اس کا بھی ہمیں دارالمطالعہ سے ہی پوچھنا رہ گیا تھا۔ خدا کے فضل سے دارالمطالعہ کے مدیر اعلیٰ نے نمائش کتب کے لئے ایک بڑا ہال دے دیا اور جلسہ عام کے لئے بھی بغیر کرایہ کے جگہ دے دی۔ جلسہ کا وقت شام آٹھ بجے سے دس بجے تک تجویز ہوا تھا جس وقت دارالمطالعہ بند ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ہمیں دارالمطالعہ کی چابیاں دے دیں کہ رات کو خود ہی بند کر کے صبح بذریعہ ڈاک بھجوا دیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ سب کام ہمیں ظہر کے بارہ بجے سے پہلے کرنے تھے سو الحمدللہ ہمارے آج کے سب کام مکمل ہو گئے۔ اب ہم اپنی قیام گاہ کو لوٹے۔ جس گھر میں قیام تھا اس کا رہن سہن بڑے قرینہ کا تھا اور معیار خدمت بھی بڑے ڈھنگ کا تھا۔ الحمدللہ۔ فجر اور مغرب و عشاء کی نمازیں یہاں باجماعت اور ظہر و عصر کی دارالمطالعہ میں پڑھی گئیں۔

۶ر جون بروز منگل خاکسار نے دارالمطالعہ میں سلسلہ کے لٹریچر کی نمائش کی اور مکرم کمال احمد کروگ صاحب نے سربازار تبلیغی سٹال لگایا۔ لائبریری کے سٹاف میں سے ایک دوست Rene A.Long نمائش ہال میں تشریف لائے، کتب ملاحظہ کیں اور پھر خود ہی کہنے لگے کہ آج کل ہمیں ریویو آف ریلیجنز نہیں مل رہا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس سے ہمیں خوشگوار تعجب بھی ہوا کہ اس دور دراز علاقہ میں بھی احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور فکر بھی کہ ریویو اگر انہیں مل رہا تھا تو بند کیوں ہو گیا۔ انہوں نے ریویو کے مضامین پر بھی بڑا اچھا تبصرہ کیا۔ (ہمارے قیام کے دوران ہی آخری روز انہوں نے بتایا کہ انہیں تازہ ریویو مل گیا ہے۔ الحمدللہ)۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا کے نام پر جو ظلم روا رکھا جا رہا ہے اس سے بھی وہ بخوبی باخبر تھے۔ سب کچھ انہوں نے خود ہی بیان کیا۔ جہاں شہیدان راہ حق کے درجات عالیہ، ان کے پسماندگان کی دین و دنیا میں خیر و برکت اور اسیران راہ مولیٰ کی رستگاری کے لئے مخلصین جماعت عاجزانہ دعاؤں کی سعادت حاصل کر رہے ہیں وہاں مکرمی و محترمی شیخ ناصر احمد صاحب مرحوم و مغفور اور مکرمی چوہدری رشید احمد صاحب انچارج پریس لندن بھی بہت یاد آئے۔ احمدیت کی صداقت کی خاطر جن لوگوں نے قربانیاں پیش کیں ان کو تحریر میں لا کر انصاف پسند لوگوں تک پہنچایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دارالمطالعہ کے مذہبی سیکشن کا ملاحظہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ہمارا ڈینش ترجمہ قرآن مجید اور مرزا غلام احمد قادیانی مؤلفہ مکرمی سید داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کا انگریزی ترجمہ Essence Of Islam مطالعہ کے لئے بکثرت مستعار لیا گیا ہے۔

تبلیغی سٹال کے دوران ہی فون پر یا خود جا کر پریس، ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ سے رابطہ کرنا تھا۔ یہاں صرف دو اخبار ہی روزنامے ہیں۔ سب سے پہلے ہم نے فے رُوز کی متحدہ قومی پارٹی کے سب سے بڑے روزنامہ Dimmalaetting جو دس ہزار کی تعداد میں چھپتا ہے سے رابطہ کیا۔ اس اخبار کے پریس رپورٹر Ingi Samuelsen نے ہمارا تفصیلی انٹرویو لیا اور پھر چھ جون کی اشاعت میں صفحہ ۱۳ پر چار کالم کے جلی عنوان "فیرو آئی لینڈز میں تبلیغ اسلام" سے انٹرویو شائع کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے دو مبلغین ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا بیڑا اس زمانہ کے امام مہدی اور مسیح حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب اسلام کی پرامن تعلیم بغیر کسی ظلم کے تمام دنیا پر غالب آئے گی تو انسانیت سکھ کا سانس لے سکے گی۔ اس اخبار کی ۷ اور ۸ جون کی اشاعت میں لگاتار دو یوم اپنے جلسہ عام کی دعوت کا اشتہار دیا۔ ہمیں چونکہ کسی سے تعارف نہ تھا اس لئے یہ اشتہار ہی ہمارا پہلا اعلان اور انٹرویو ہمارا پہلا تعارف تھا۔

اس کے بعد ریڈیو اور ٹی وی سے رابطہ کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے۔ ریڈیو اور ٹی وی سے رابطہ میں زبان کی ایک معمولی سی لغزش دیر تک مزاحم رہی۔ فیرو آئی لینڈز میں ڈینش زبان کی تعلیم لازمی ہے اور فے رُوز کی اپنی زبان بھی شمالی یورپ کی زبانوں سے گونہ مشابہت رکھتی ہے اس لئے ٹیلی فون ڈائریکٹری میں انہی الفاظ میں جو سکنڈے نیویا میں مستعمل ہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے فون نمبر وغیرہ تلاش کرتے رہے اور وہاں سراسر ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا لفظ ہی موجود نہیں تھا۔ بعد کوشش بسیار معلوم ہوا کہ یہاں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لئے دو مقامی الفاظ UT.UARP ریڈیو اور SJON-UARP ٹیلی ویژن کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ خیر ان ناموں سے ان کی تلاش کے لئے نکلے حسب معمول سخت دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر ریڈیو سٹیشن کی جدید ترین خوبصورت عمارت پہنچ کر نیوز رپورٹر سے ملاقات ہوئی تو ہمیں اس وقت ایک خوشگوار تعجب کا سامنا کرنا پڑا کہ جب انہوں نے بتایا کہ ہمارے یہاں آنے سے پہلے ہی ہمارے آنے اور ہمارے جلسہ عام کی خبر ان کی ریڈیو نشریات سے بار بار نشر ہو چکی ہے۔ الحمدللہ۔ اس کے بعد ہمارا جہاں سے بھی گزر ہوا وہاں کے لوگ ہم سے مانوس تھے اور بار بار از خود اس کا ذکر کرتے تھے۔ الحمدللہ

سات جون کی صبح ہم ٹیچر ٹریننگ کالج گئے جو یہاں کا سب سے بڑا کالج ہے۔ کالج کے پرنسپل Pauli Nielsen نے کالج کے گیٹ سے باہر آ کر ہمارا استقبال کیا اور پھر سٹاف روم جا کر بین الاقوامی مذاہب کی پروفیسر Karen Breiner Petersen سے تعارف کروایا۔ پروفیسر صاحبہ کے والد بنارس (بھارت) میں عیسائی پادری ہیں اور وہ اٹھاراں سال بنارس میں رہی ہیں۔ ان کی بیٹی ایک ترکی مسلمان سے منسوب ہیں اور موصوفہ مشرق اور مغرب کے نوجوانوں کے مسائل سے خوب باخبر ہیں۔ انہوں نے ہمیں اپنا دارالمطالعہ دکھایا جس میں تمام مذاہب کی کتب موجود تھیں۔ ڈینش ترجمہ قرآن کریم بھی موجود تھا۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ ڈینش ترجمہ قرآن مجید میں فہرست مضامین نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کو مضامین تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ اس وقت جو طالبہ اسلام پر مقالہ لکھ رہی تھی اس کا تعارف کروایا۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تصنیف Islam's Responce to Contemporary Issues ہدیۃً پیش کی گئی۔

اسی روز دوپہر کے وقت فے رُوز کی واحد یونیورسٹی کے پرنسپل کی سیکرٹری Annika Joensen سے ملاقات کی۔ ہیومین رائٹس ان کا خاص موضوع تھا۔ انہیں اسلام اینڈ ہیومین رائٹس، ڈینش ترجمہ قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کتب ہدیۃً پیش کیں۔ انہوں نے یونیورسٹی کا تعارف کروایا اور یونیورسٹی کے ہر شعبہ کے اپنے اپنے

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کثرت سے ایسے گواہ موجود ہیں جنھوں نے اس عاجز کی دعاؤں کو کثرت سے قبول ہوتے دیکھا ہے

بیعتوں کا جو میں نے ذکر کیا تھا وہ لازماً ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہونگی

راولپنڈی کے ایک صاحب کے مفسدانہ خط پر مختصر تبصرہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے لاتعداد واقعات میں سے چند واقعات کا خود حضور علیہ السلام ہی کے مبارک الفاظ میں نہایت ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۸ ستمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۸ تبوک ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔
﴿هُوَالْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ .فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾۔
(سورۃ المومن:٦٦)

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کے لئے دین کا خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ہی میں آپ کی جو دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہیں ان میں سے چند آپ کے سامنے پیش کروں گا کیونکہ آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان تو بے انتہا ہیں اور اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو بعد میں صحابہ کے الفاظ میں بھی آپ کی قبولیت دعا کے واقعات پیش کروں گا۔ کوشش کروں گا کہ پہلے وہ پیش نہ ہوئے ہوں۔

لیکن اس مضمون کو شروع کرنے سے پہلے میں ایک صاحب کے جو راولپنڈی سے تعلق رکھتے ہیں ایک بہت مفسدانہ خط کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں اور الفاظ میرے ہونگے لیکن وہ لکھتے ہیں کہ ایک زمانہ تھا کہ آپ زبانی خطبے دیا کرتے تھے اور بڑا جلال اور جمال پایا جاتا تھا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دماغ میں نقص پیدا ہو گیا ہے اس لئے آپ کو تحریر سے پڑھنا پڑتا ہے اور ہر دفعہ نظر تحریر پر ہی رہتی ہے، زبانی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پہلے جلال بھی ہوتا تھا اور جمال بھی اب نہ وہ جمال رہا نہ وہ جلال رہا۔ تو میں ان صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ کو جمال مطلوب ہے تو میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جمال سے آپ کے سارے اندھیرے دور فرمادے اور دل کو روشن کر دے اور احمدیت کی صداقت پر کامل ایمان عطا فرمائے۔

اگر آپ جلال چاہتے ہیں تو میری دعا یہ ہے اور میری التجا آپ سے یہ ہے کہ آپ بھی مجھ پر لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہیں، میں بھی آپ پر لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ پڑھتا ہوں۔ آپ کو خیال ہے کہ یہ دو کروڑ اور چار کروڑ کی باتیں محض جھوٹ اور مفسدہ ہے جو میں نے اپنے نفس سے بنالی ہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ تمام تر باتیں سچی ہیں، ایک بھی ان میں جھوٹ نہیں ہے۔ پس اگر آپ کا یہی خیال ہے کہ آپ کو جلال چاہئے تو میں آپ کو لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہنے کے لئے اپنی طرف بلاتا ہوں اور اس کے باوجود کہ میں جانتا ہوں کہ خدا کا غضب آپ پر نازل ہوا تو آپ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ مگر پھر بھی میری یہی دعا ہے کہ اللہ اپنے غضب سے پہلے آپ کو بچالے اور آپ کو اپنے دل کے مفسدوں اور وساوس سے نجات بخشے۔

ان کو یہ خیال نہیں آیا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جو اتنی مجالس سوال وجواب کرتا ہوں میرے ہاتھ میں تو کوئی کاغذ نہیں ہوتا۔ کیا دیکھ کر پڑھ رہا ہوتا ہوں۔ اور کچھ نہیں تو جرمنی میں اس دفعہ کثرت سے مجالس سوال وجواب ہوئی ہیں کوئی کاغذ کا پرزہ میں نے ہاتھ میں نہیں پکڑا ہوتا تھا اور جب جلال کی باتیں ہوتی تھیں تو نعرہ ہائے تکبیر سے تمام مجمع گونج اٹھتا تھا۔ جب جمال کی باتیں ہوتی تھیں تو بے شمار درود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور آپ کے صحابہ پر لوگ پڑھتے تھے۔ تو کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ میں لوگوں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مخاطب ہوتا تھا اور کبھی ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی کاغذ کا میرے ہاتھ میں نہیں ہوا۔ لیکن جس نے آنکھیں بند کر لی ہوں اس کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ بہر حال میں آپ کا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں وہی ہمارے درمیان بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

جو بیعتوں کا میں نے ذکر کیا تھا وہ لازماً ہوئی ہیں کوئی اس میں شک نہیں ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہونگی۔ اور اگر آپ کو یہ قبول نہیں ہے تو پھر میں یہی کہتا ہوں کہ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اپنے غیظ سے تمہارے دل پھٹ جائیں۔ اس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں رہا۔ ابھی تو آگے بھی اگلا سال بھی اور بیعتوں کا آنے والا ہے اس لئے تیاری کر لیں۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس پڑھتا ہوں اور لازماً یہ اقتباس مجھے پڑھنے ہی پڑیں گے یہ سارے تو زبانی یاد ہو ہی نہیں سکتے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کیلئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے"۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت میں کثرت سے ایسے گواہ موجود ہیں جنہوں نے اس عاجز کی دعاؤں کو بھی قبول ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ فرماتے ہیں "بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندے کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔ کبھی کبھی خدائے عزوجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ مقبولینِ حضرتِ عزت کیلئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزار ہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے۔" (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۴)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتب میں سے بعض نمونے دعا کی قبولیت کے پیش کرتے ہیں اور جن کتب کا ذکر ہے ان میں نزول المسیح، تریاق القلوب اور حقیقۃ الوحی تین کتب ہیں جن پر زیادہ تر ان واقعات کی بناء کی گئی ہے اور پھر اس کے علاوہ براہین احمدیہ کے بھی بعض حوالے ملتے ہیں۔

فرمایا "ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی۔ جس کا ہمارے اس جگہ کے آریہ لالہ شرمپت و ملاوامل کو بخوبی علم تھا اور ان کو یہ بھی علم تھا کہ بظاہر کوئی ایسی تقریب نہیں جو جائے امید ہو سکے۔ بلا اختیار دعا کیلئے جوش پیدا ہوا تا مشکل بھی حل ہو جائے اور ان لوگوں کیلئے نشان بھی ہو۔ چنانچہ دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے تب الہام ہوا۔ "دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے"۔ سو عین اس پیشگوئی کے مطابق مذکورہ بالا آریوں کے روبرو وقوع میں آیا۔ یعنی دس دن تک کچھ نہ آیا"۔ نہ آنا

بھی نشان ہے کیونکہ پہلے ہی بیان فرمادیا تھا کہ دس دن تک کچھ نہیں ملے گا۔"گیارہویں روز محمد افضل خان صاحب نے راولپنڈی سے ایک سودس روپیہ بھیجے"۔ یہ مفسد بھی راولپنڈی سے تعلق رکھتا ہے اور وہ بزرگ افضل خان بھی راولپنڈی سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ ان کی اولاد شاید زندہ ہو وہ بھی اس بات کی گواہ ہوگی۔"بیس روپے ایک اور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری رہا جس کی امید نہ تھی۔" (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۷،۲۵۸)

"خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلا اور فکر اور غم میں مبتلا تھے ان کی طرف سے متواتر دعا کی درخواست ہوئی۔ اتفاقاً ایک دن یہ الہام ہوا۔

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج"

اتفاقاً سے مراد یہاں یہی لینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے موقع کی مناسبت سے یہ الہام فرمایا جو ایک شعر کی صورت میں ہے۔ "اس وقت مجھے یاد آیا کہ آج ان کیلئے دعا کی جائے۔ چنانچہ دعا کی گئی اور ان کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی۔ اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلاء سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔" (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۳)

"ایک دفعہ نواب علی محمد خاں مرحوم رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امورِ معاش بند ہوگئے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔ جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہِ معاش کھل گئے اور ان کو بشدّت اِعتقاد ہو گیا۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے لئے میری طرف ایک خط روانہ کیا"۔ اب یہ بھی بہت خاص سننے والا واقعہ ہے۔

ہاں میں یہ بھی بیان کردوں کہ اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ پڑھنے کا جہاں تک تعلق ہے وہ تو ایک بچہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ تو ان کو یہ یاد نہیں رہا کہ ایک زمانہ تھا جب خطبات پڑھ کے سنائے جاتے تھے اور بچے نہیں پڑھا کرتے تھے۔ جماعت کے بزرگ وہ خطبات پڑھتے تھے اور ایک بچہ نہیں پڑھ سکتا یہ جھوٹ ہے ان کا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام پڑھنا معمولی بات نہیں۔ اس میں گہرے مطالب ہوتے ہیں بڑے غور سے صحت الفاظ کا خیال رکھتے ہوئے وہ کلام پڑھنا پڑتا ہے۔

"پھر انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے لئے میری طرف ایک خط روانہ کیا۔ اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط ان کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب میں نے بلا توقف ان کی طرف خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے۔ دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط ان کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی۔ اور ان کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ وہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے۔" (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ صفحہ ۲۵۷،۲۵۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تریاق القلوب میں لکھتے ہیں:

"ایک دوست نے بڑی مشکل کے وقت خط لکھا کہ اس کا ایک عزیز کسی سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔ اور دعا کیلئے درخواست کی۔ چنانچہ اسی رات صافی وقت میسر آگیا اور قبولیت کے آثار سے ایک آریہ کو اطلاع دی گئی۔ چند روز بعد خبر ملی کہ مدّعی جس نے یہ مقدمہ دائر کیا تھا ناگہانی موت سے مر گیا اور شخص ماخوذ نے خلاصی پائی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔"

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۰)

"چند سال ہوئے کہ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراس جو اول درجہ کے مخلص جماعت میں سے ہیں قادیان میں آئے تھے اور ان کی تجارت کے امور میں کوئی تفرقہ اور پریشانی واقع ہو گئی تھی۔ انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی تب یہ الہام ہوا جو ذیل میں درج ہے۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

اس الہامی عبارت کا مطلب یہ تھا کہ خدا تعالیٰ ٹوٹا کام بنادے گا مگر پھر کچھ عرصہ بعد بنا بنایا توڑ بھی دے گا۔ چنانچہ یہ الہام قادیان میں ہی سیٹھ صاحب کو سنایا گیا اور تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے تجارتی امور میں رونق فرمادی اور ایسے اسباب غیب سے پیدا ہوئے کہ فتوحات مالی شروع ہو گئیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ بنا بنایا کام ٹوٹ گیا"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۹،۲۶۰)

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

"پھر ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس، ان کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور تردّد ہوا۔ قریباً نو بجے دن کا وقت تھا کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے عزّ و جل کی طرف سے وحی ہوئی کہ "آثارِ زندگی"۔ بعد اس کے ایک اَور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ لیکن پھر ایک اور خط آیا کہ جو اُن کے بھائی صالح محمد مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس کا یہ مضمون تھا کہ سیٹھ صاحب کو پہلے ہی سے ذیابیطس کی بھی شکایت تھی چونکہ ذیابیطس کا کاربنکل اچھا ہونا قریباً محال ہے اس لئے دوبارہ غم اور فکر نے استیلاء کیا اور غم انتہاء تک پہنچ گیا اور یہ غم اس لئے ہوا کہ میں نے سیٹھ عبدالرحمٰن کو بہت ہی مخلص پایا تھا اور انہوں نے عملی طور پر اپنے اخلاص کا اول درجہ کا ثبوت دیا تھا اور محض دلی خلوص سے ہمارے لنگر خانہ کے لئے کئی ہزار روپے سے مدد کرتے رہے جس میں بجز خوشنودئ خدا کے اور کوئی مطلب نہ تھا اور وہ ہمیشہ صدق اور اخلاص کے تقاضہ سے ماہواری ایک رقم کثیر ہمارے لنگر کے لئے بھیجا کرتے تھے اور اس قدر محبت سے بھرا ہوا اعتقاد رکھتے تھے کہ گویا محبت اور اخلاص میں محو تھے اور ان کا حق تھا کہ ان کے لئے بہت دعا کی جائے۔ آخر دل نے ان کے لئے نہایت درجہ جوش مارا جو خارق عادت تھا اور کیا رات اور کیا دن میں نہایت توجہ سے دعا میں لگا رہا۔ تب خدا تعالیٰ نے خارق عادت نتیجہ دکھلایا اور ایسی مہلک مرض سے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کو نجات بخشی گویا ان کو نئے سرے سے زندہ کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا سے ایک بڑا معجزہ دکھلایا ورنہ زندگی کی کچھ بھی امید نہ تھی۔ آپریشن کے بعد زخم مندمل ہونا شروع ہو گیا اور اس کے قریب ایک نیا پھوڑا نکل آیا جس نے پھر خوف اور تہلکہ میں ڈال دیا تھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کاربنکل نہیں۔ آخر چند ماہ کے بعد بکلّی شفا ہو گئی"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۸،۳۳۹)

فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ اتفاقاً مجھے پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی ضرورت کی حالتیں آ جاتی ہیں۔ ایسا ہی یہ حالت مجھے پیش آ گئی کہ اس وقت کچھ موجود نہ تھا۔ سو میں صبح کو سیر کو گیا اور اس ضرورت کے خیال نے مجھے یہ جوش دیا کہ میں اس جنگل میں دعا کروں۔ چنانچہ میں نے ایک پوشیدہ گوشہ میں جا کر اس نہر کے کنارے پر دعا کی جو بٹالہ کی طرف قادیان سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب میں دعا کر چکا تب فی الفور دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں۔ تب میں خوش ہوا اور اس جنگل سے قادیان کی طرف واپس آیا اور سیدھا بازار کی طرف رخ کیا تا قادیان کے سب پوسٹ ماسٹر سے دریافت کروں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ڈاکخانہ سے بذریعہ ایک خط کے اطلاع ہوئی کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً گمان گزرتا ہے کہ اسی دن یا دوسرے دن وہ روپیہ بھی مجھے مل گیا۔"

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۵،۲۹۵)

پھر فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ مستری نظام الدین نام ایک ہماری جماعت کے شخص نے سیالکوٹ اپنی جائے سکونت سے میری طرف خط لکھا کہ ایک خطرناک مقدمہ فوجداری کا میرے پر دائر ہو گیا ہے اور کوئی سبیل رہائی کی نہیں، سخت خوف دامنگیر ہے اور دشمن چاہتے ہیں کہ میں اس جال میں پھنس جاؤں اور بہت خوش ہو رہے ہیں اور مَیں نے اس وقت ظاہری اسباب سے نومید ہو کر یہ خط لکھا ہے اور مَیں نے اپنے دل میں نذر کی ہے کہ اگر میں اس مقدمہ سے نجات پاؤں تو مبلغ پچاس روپے خدا تعالیٰ کے شکریہ کے طور پر آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا۔ تب وہ خط کئی لوگوں کو دکھلایا گیا اور بہت دعا کی گئی اور اس کو اطلاع دی گئی۔ چند دن گزرنے کے بعد پھر اس کا خط مع پچاس روپے کے آیا اور لکھا کہ خدا نے مجھے اس بلاء سے نجات دی۔ پھر چند ہفتہ کے بعد ایک اور خط آیا جس میں لکھا تھا کہ سرکاری وکیل نے پھر وہ مقدمہ اٹھایا ہے اس بنیاد پر کہ فیصلہ میں غلطی ہے اور صاحب ڈپٹی کمشنر نے ایڈووکیٹ کی بات قبول کر کے فیصلہ کو انگریزی میں ترجمہ کرا کر اور سفارش لکھ کر صاحب کمشنر بہادر کی خدمت میں بھیج دیا ہے اس لئے یہ پہلے سے زیادہ خطرناک اور تکلیف دہ ہے اور میں نے اس حالت بے قراری میں پھر اپنے ذمہ یہ قدر مقرر کی ہے کہ اب کی دفعہ میں اس حملہ سے بچ جاؤں تو میں وہ پچاس روپیہ پھر بطور شکریہ ادا کروں گا۔ میرے لئے بہت دعا کی جائے۔ یہ خلاصہ دونوں خطوں کا ہے جس کے بعد دعا کی گئی۔

بعد اس کے شاید ایک دو ہفتے ہی گزرے تھے کہ پھر مستری نظام الدین کا خط آیا جو بجنسہٖ ذیل میں لکھا جاتا ہے:۔

" بسم اللہ الرحمن الرحیم .نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسیحنا و مھدینا حضرت حجۃ اللہ فی الارض . السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ نے حضور کی خاطر پھر دوبارہ خاکسار پر رحم فرمایا اور اپیل فریق مخالف کی کمشنر صاحب لاہور نے نامنظور کر کے کل واپس کر دی۔ فالحمد للہ۔ خاکسار دو ہفتے کے اندر حضور کی قدم بوسی کے لئے حضور کی خدمت میں پچاس روپے نذرانہ جو پہلے مانا ہوا ہے لے کر حاضر ہوگا۔

خاکسار نظام الدین مستری، شہر سیالکوٹ متصل ڈاکخانہ۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۶،۳۳۷)

حقیقۃ الوحی میں یہ عبارت ہے۔ "سردار خان برادر حکیم شاہنواز خان جو حاکم راولپنڈی ہیں میری طرف لکھتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں ان کے بھائی شاہنواز کی مع ایک فریق مخالف کے عدالت میں ضمانت لی گئی تھی جس میں حضرت صاحب سے یعنی مجھ سے بعد اپیل دعا کرائی گئی تھی اور ہر دو فریق نے اپیل کیا تھا۔ چنانچہ دعا کی برکت سے شاہنواز کا اپیل منظور ہو گیا اور فریق ثانی کی اپیل خارج ہو گئی۔ قانون دان لوگ کہتے تھے کہ اپیل کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ بالمقابل ضمانتیں ہیں۔ یہ دعا کا اثر تھا کہ دشمن کی ضمانت قائم رہی اور شاہنواز ضمانت سے بری کیا گیا"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۷)

"میاں نور احمد مدرس مدرسہ امدادی بستی وریام کملانہ ڈاکخانہ ڈب کلاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے متواتر خطوط میرے نام اس بارہ میں پہنچے تھے کہ ان کے عزیز دوست مسمی قاسم ورستم و لعل وغیرہ پر ایک جھوٹا مقدمہ مسمی پٹھانا ملکانہ نے کیا ہوا ہے اور مقدمہ خطرناک ہو گیا ہے دعا کی جائے۔ پس جبکہ کثرت سے ہر ایک خط میں عاجزانہ طور پر دعا کے لئے ان کا اصرار ہوا تب میرے دل کو اس طرف توجہ ہو گئی کیونکہ میں نے واقعی طور پر ان کی حالت کو قابل رحم پایا اس لئے بہت دعا کی گئی۔ آخر دعا منظور ہوئی۔ چنانچہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۰۶ء کو اسی میاں نور احمد کا خط مجھ کو بذریعہ ڈاک جو فتحیابی مقدمہ کی نسبت تھا پہنچا جو ذیل میں لکھا جاتا ہے:

" بسم اللہ الرحمن الرحیم .نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مرشدنا و مولانا جناب مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام . السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد آداب غلامانہ عرض ہے کہ جو مقدمہ جھوٹا پٹھانا کملانہ نے ہمارے غریب دوست مسمی قاسم ورستم اور لعل وغیرہ پر دائر کیا ہوا تھا وہ مقدمہ خدا کے فضل سے آپ کی دعاؤں کی برکت سے ۳۱ر اگست ۱۹۰۶ء کو فتح ہو گیا ہے۔ آپ کو مبارک ہو۔ سبحان اللہ خدائے پاک نے اپنے پیارے امام کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور سرفراز کیا اور ہمارے ایمان میں ایزادی ہوئی۔ ہم اس احکم الحاکمین کے فضلوں کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

راقم بندہ نور احمد مدرس، مدرسہ امدادی، بستی وریام کملانہ ڈاکخانہ ڈب کلاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ"۔(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۷،۳۳۸)

پھر حقیقۃ الوحی میں شیخ مہر علی ہوشیارپوری کی نسبت لکھا ہے: "شیخ مہر علی ہوشیارپوری کی نسبت پیشگوئی یعنی خواب میں مَیں نے دیکھا کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور پھر میں نے اس کو بجھایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر میری دعا سے رہائی ہوگی۔ یہ تمام پیشگوئی میں نے خط لکھ کر شیخ صاحب کو اس سے اطلاع دی۔ بعد اس کے پیشگوئی کے مطابق اس پر قید کی مصیبت آئی اور پھر قید کے بعد پیشگوئی کے دوسرے حصہ کے مطابق اس نے رہائی پائی"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں: "میں نے اپنے رسالہ انجام آتھم میں بہت سے مخالف مولویوں کا نام لے کر مباہلہ کی طرف ان کو بلایا تھا اور صفحہ ۶۶ رسالہ مذکور میں یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی ان میں سے مباہلہ کرے تو مَیں یہ دعا کروں گا کہ ان میں سے کوئی اندھا ہو جائے اور کوئی مفلوج اور کوئی دیوانہ اور کسی کی موت سانپ کے کاٹنے سے ہو اور کوئی بے وقت موت سے مر جائے اور کوئی بے عزت ہو اور کسی کو مال کا نقصان پہنچے۔ پھر اگرچہ تمام مخالف مولوی مردِ میدان بن کر مباہلہ کے لئے حاضر نہ ہوئے مگر پسِ پشت گالیاں دیتے رہے اور تکذیب کرتے رہے۔ چنانچہ ان میں سے رشید احمد گنگوہی نے صرف لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ نہیں کہا بلکہ اپنے ایک اشتہار میں مجھے شیطان کے نام سے پکارا ہے۔ آخر نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ تمام بالمقابل مولویوں میں سے جو باون تھے آج تک صرف بیس زندہ ہیں اور وہ بھی کسی نہ کسی بلا میں گرفتار۔ باقی سب فوت ہو گئے۔ مولوی رشید احمد اندھا ہوا اور پھر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا جیسا کہ مباہلہ کی دعا میں تھا۔ مولوی شاہ دین دیوانہ ہو کر مر گیا۔ مولوی غلام دستگیر خود اپنے مباہلہ سے مر گیا اور جو زندہ ہیں ان میں سے کوئی بھی آفاتِ متذکرہ بالا سے خالی نہیں"۔ یہ جو فقرہ ہے مولوی غلام دستگیر خود اپنے مباہلہ سے مر گیا، اس کی مجھے تشریح سمجھ نہیں آ سکی۔ یہ سارے مباہلہ ہی سے مرے تھے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کیا واقعہ ہوا۔ "جو زندہ ہیں ان میں سے کوئی بھی آفات متذکرہ بالا سے خالی نہیں۔ حالانکہ ابھی انہوں نے مسنون طور پر مباہلہ نہیں کیا تھا"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۳)

"سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خان ایک شدید تپ محرقہ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی گویا مُردہ کے حکم میں تھا۔ اُس وقت مَیں نے اُس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جنابِ الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اسکے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَاز ۔ یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے۔ اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے"۔(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹،۲۳۰)

مَیں نے خود بھی بارہا ان کو دیکھا ہے اس وقت وہ بالکل لاغر نہیں رہے تھے بلکہ بہت تندرست بدن کے ساتھ ہم لوگوں کے دیکھنے کی عمر تک پہچاننے کی عمر تک بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بلوغت کی عمر تک وہ خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ٹھاک زندہ رہے۔

"ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا۔ غشی پر غشی پڑتی تھی اور میں اس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا۔ تب میں اس کے پاس آیا اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا۔ تب مجھے خیال آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا احیاء موتی بھی اسی قسم کا تھا اور پھر نادانوں نے اس پر حاشیے چڑھا دیئے۔" (حقیقتہ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۵)

پھر حقیقۃ الوحی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے متعلق لکھا ہے:

"بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدت مرض انتہا تک پہنچ گئی تب میں نے دعا کی تو الہام ہوا بَرَّقَ طِفْلِی بَشِیْر۔ یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی قریباً سو آدمی کو معلوم ہوگا"۔(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۰)

پھر فرماتے ہیں: "چنانچہ من جملہ ان کے "یعنی دوسری دعاؤں کے جن کا ذکر کیا گیا ہے "استجابت دعا کا ایک یہ نشان ہے کہ ایک میرے مخلص سید ناصر شاہ نام جو اب کشمیر بارہ مولا میں اوورسیئر ہیں وہ اپنے افسروں کے ماتحت نہایت تنگ تھے اور ان کی ترقی کے حارج تھے"۔ یعنی اور وہ افسران کی ترقی کے حارج تھے۔ "بلکہ ان کی ملازمت ہی خطرہ میں تھی۔ ایک دفعہ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں استعفیٰ دے دیتا ہوں تا اس ہر روزہ تکلیف سے نجات پاؤں۔ میں نے ان کو منع کیا مگر وہ اس قدر ملازمت سے عاجز آ گئے تھے کہ انہوں نے بار بار نہایت عجز وانکسار سے عرض کی کہ مجھے اجازت دے دی جائے کہ میری جان ایک بلا میں گرفتار ہے اور حد سے زیادہ اصرار کیا اور کہا کہ میرے لئے ترقیٔ عہدہ کی راہ بند ہے بلکہ ایسا نہ ہو کہ کسی ظالم کے ہاتھ سے فوق الطاقت مجھے ضرر پہنچ جائے۔ تب میں نے ان کو کہا کہ کچھ دن صبر کرو میں تمہارے لئے دعا کروں گا اور اگر پھر بھی مشکلات پیش آئیں تو پھر اختیار ہے۔ بعد اس کے مَیں نے جناب الٰہی میں ان کے لئے دعا کی اور حضرت عزت سے ان کی کامیابی چاہی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے اس کے کہ پہلی ملازمت بھی خطرہ میں تھی غیر مترقب طور پر ترقی ہو گئی"۔(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۴،۳۳۵)

ایک دفعہ اپنے متعلق فرماتے ہیں: "۵ر اگست ۱۹۰۶ء کو ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا" یعنی ٹانگیں "بے حس ہو گیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی اور چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی ہوئی تھیں اس لئے مجھے خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں ساتھ ہی سخت درد تھی دل میں گھبراہٹ تھی کہ کروٹ بدلنا مشکل تھا۔ رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا مجھے شماتت اعداء کا خیال آیا مگر محض دین کے لئے نہ کسی اور امر کے لئے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ موت تو ایک ضروری امر ہے مگر تو جانتا ہے کہ ایسی موت اور بے وقت موت میں شماتت اعداء ہوتی ہے۔ تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ یہ الہام ہوا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر . اِنَّ اللّٰہَ لَا

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

يُخْزِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کرتا۔ پس اسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ میں اس پر افتراء کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں۔ تو اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آ گئی۔ پھر یکدفعہ جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مرض کا نام و نشان نہیں رہا۔ سب لوگ سوئے ہوئے تھے اور میں اٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرتِ عظیم کو دیکھ کر رونا آیا کہ کیسا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اس کی کلام قرآن شریف پر ہم ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی اور کیا ہی بد نصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لائے"۔(حقیقة الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۵،۲۲۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں: "یہ پیشگوئی ہے کہ میری اس شادی کے بارے میں جو دہلی میں ہوئی تھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا تھا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّھْرَ وَالنَّسَبَ یعنی خدا کی تعریف ہے جس نے تمہیں دامادی اور نسب دونوں طرف سے عزت دی یعنی تمہارے نسب کو بھی شریف بنایا اور تمہاری بیوی بھی سادات میں سے آئے گی۔ یہ الہام شادی کے لئے پیشگوئی تھی جس سے مجھے فکر پیدا ہوا کہ شادی کے لئے اخراجات کو کیونکر انجام دوں گا۔ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں اور نیز کیونکر مَیں ہمیشہ کے لئے اس بوجھ کا متحمل ہو سکوں گا تو میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں جس پر یہ الہام ہوا ؎

ہرچہ باید نوعروسی را ہمہ ساماں کنم ☆ وآنچہ درکار شما باشد عطائے آں کنم

یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا تمام سامان اس کا مَیں آپ کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی رہے گی آپ دیتا رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا"۔

(حقیقة الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۷)

پھر فرماتے ہیں: "ایک دفعہ میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی نسبت مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ان کی زندگی کے تھوڑے دن رہ گئے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہیں۔ بعد میں وہ یکدفعہ سخت بیمار ہوگئے یہاں تک کہ صرف استخوان باقی رہ گئیں"۔ یعنی ہڈیاں باقی رہ گئیں۔ "اور اس قدر دبلے ہو گئے کہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے نہیں معلوم ہوتے تھے کہ کوئی اس پر بیٹھا ہوا ہے"۔ کچھ بھی وزن نہیں رہا۔ "نہیں معلوم ہوتے تھے کہ کوئی اس پر بیٹھا ہوا ہے یا خالی چارپائی ہے"۔ قضائے حاجت بھی بستر کے اوپر ہی ہو جاتی تھی۔ "اور بے ہوشی کا عالم رہتا تھا۔ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضٰی مرحوم بڑے حاذق طبیب تھے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ اب یہ حالت یاس اور نومیدی کی ہے۔ صرف چند روز کی بات ہے۔ مجھ میں اس وقت جوانی کی قوت موجود تھی اور مجاہدات کی طاقت تھی اور میری فطرت ایسی واقع ہے کہ میں ہر ایک بات پر خدا کو قادر جانتا ہوں اور در حقیقت اس کی قدرتوں کا کون انتہا پا سکتا ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں بجز ان امور کے جو اس کے وعدہ کے برخلاف یا اس کی پاک شان کے منافی اور اس کی توحید کی ضد ہیں۔ اس لئے میں نے اس حالت میں بھی ان کے لئے دعا کرنی شروع کی اور دل میں یہ مقرر کر لیا کہ اس دعا میں مَیں تین باتوں میں اپنی معرفت زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ مَیں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں حضرت عزت میں اس لائق ہوں کہ میری دعا قبول ہو جائے۔ دوسری یہ کہ کیا خواب اور الہام جو وعید کے رنگ میں آتے ہیں ان کی تاخیر بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ تیسری یہ کہ کیا اس درجہ کا بیمار جس کے صرف استخوان باقی ہیں" یعنی ہڈیاں باقی رہ جائیں "دعا کے ذریعہ سے اچھا ہو سکتا ہے یا نہیں؟ غرض مَیں نے اس بنا پر دعا کرنی شروع کی۔ پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دعا کے ساتھ ہی تغیر شروع ہو گیا اور اس اثناء میں ایک دوسرے خواب میں مَیں نے دیکھا کہ وہ گویا اپنے دالان میں اپنے قدموں سے چل رہے ہیں اور حالت یہ تھی کہ دوسرا شخص کروٹ بدلتا تھا"۔ یعنی ان کی کروٹ بھی دوسرا شخص بدلا کرتا تھا۔ "جب دعا کرتے کرتے پندرہ دن گزر گئے تو ان میں صحت کے ایک ظاہری آثار پیدا ہو گئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند قدم چلوں۔ چنانچہ وہ کسی قدر سہارے سے اٹھے اور سوٹے کے سہارے چلنا شروع کیا اور پھر سوٹا بھی چھوڑ دیا۔ چند روز تک پورے تندرست ہو گئے اور بعد اس کے پندرہ برس تک زندہ رہے اور پھر فوت ہو گئے۔ جس سے معلوم ہوا کہ خدا نے ان کی زندگی کے پندرہ دن پندرہ سال سے بدل دئے ہیں۔ یہ ہے ہمارا خدا جو اپنی پیشگوئیوں کو بدلانے پر بھی قادر ہے مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ قادر نہیں"۔

(حقیقة الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۵ تا ۲۶۷)

"اسی طرح لالہ شرمپت کا حال ہوا تھا جیسا کہ مَیں پہلے لکھ چکا ہوں اسکا بھائی بشمبر داس اور ایک اور شخص خوشحال نام کسی جرم میں قید ہو گئے تھے اور شرمپت نے امتحان کی رو سے نہ کسی اعتقاد سے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اس مقدمہ کا انجام کیا ہوگا اور دعا کی بھی درخواست کی تھی۔ تب میں کئی دن اس کے لئے دعا کرتا رہا آخر وہ خدا جو عالم الغیب ہے اس نے رات کے وقت یہ پوشیدہ امر میرے پر کھول دیا کہ مقدمہ کا انجام یہ ہوگا کہ بشمبر داس کی نصف قید تخفیف کر دی جائے گی جیسا کہ مَیں نے اپنی کشفی حالت میں دیکھا تھا کہ آدھی قید اس کی خود مَیں نے اپنے قلم سے کاٹ دی ہے۔ مگر میرے پر ظاہر کیا گیا کہ خوشحال کو پوری قید بھگتنی پڑے گی۔ ایک دن بھی کاٹا نہیں جائے گا۔ اور بشمبر داس کی نصف قید رہ جانا صرف دعا کے اثر سے ہوگا مگر دونوں میں سے کوئی بھی بری نہیں ہوگا اور ضرور ہے کہ مسل ضلع میں واپس آوے اور انجام وہ ہو جو بیان کیا گیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب یہ سب باتیں پوری ہو گئیں تو شرمپت حیرت میں ڈوب گیا اور ہمارے خدا کی قدرتوں نے اس کو سخت حیران کر دیا اور اس نے میری طرف رقعہ لکھا کہ یہ سب باتیں آپ کی نیک بختی کی وجہ سے پوری ہو گئیں"۔

(حقیقة الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۶ تا ۲۷۷)

پھر ایک اور ہندو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میرے پاس آئے جن کا نام یاد نہیں رہا اور کہا کہ میں ایک مذہبی جلسہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں"۔ یہ وہی ہندو صاحب ہیں جن کی تحریک پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ کتاب لکھنے کی توفیق ملی یعنی 'اسلامی اصول کی فلاسفی'۔ "تا اس جلسہ میں پڑھا جائے۔ میں نے عذر کیا اور اس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں۔ چونکہ مَیں جانتا تھا کہ میں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ میں کوئی طاقت نہیں رکھتا"۔ یہ ہندو صاحب کون تھے، کہاں سے آئے، کیوں تحریک کر گئے یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ اس کا نام یاد تھا نہ وہ جگہ جہاں سے وہ تعلق رکھتا تھا۔ بہرحال اس کے اصرار پر آپ نے یہ بات مان لی۔

"میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القاء کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی۔ میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ مَیں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا، جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی سے لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والوں کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی اس کی نقل لکھے۔ جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ مضمون بالا رہا۔ خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالم وجد تھا اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا اور شاید بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہونگے جنہوں نے یہی شہادت دی اور اس مجمع میں بجز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتحیاب ہوا اور آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں جو یہی گواہی دے رہے ہیں"۔(حقیقة الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۱،۲۹۲)۔

اب تو ہزارہا بلکہ لکھوکھہا ایسے ہیں جو یہ گواہی دیتے ہیں اپنوں میں سے بھی اور غیروں میں سے بھی کہ وہ مضمون ہے جو ہر دوسرے اس موضوع کے مضمون پر بالا ہے۔

پھر فرماتے ہیں: "جب مَیں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ تصنیف کی جو میری پہلی تصنیف ہے تو یہ مشکل مجھے پیش آئی کہ اس کی چھپائی کے لئے کچھ روپیہ نہ تھا اور مَیں ایک گمنام آدمی تھا، مجھے کسی سے تعارف نہ تھا۔ تب میں نے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا کی تو یہ الہام ہوا هُزِّ اِلَیْکَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْکَ رُطَبًا جَنِیًّا۔(دیکھو براہین احمدیہ)........"۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ "کھجور کے تنے کو ہلا تیرے پر تازہ بتازہ کھجور گریں گی"۔

اب اس دعا کے بعد جو آپ کی توجہ منتقل ہوئی ہے وہ خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائده اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازه مال حاصل کر سکتے هیں

آج هی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

ریاست پٹیالہ کی طرف متوجہ ہوئی۔ ان کے پھل جھکے ہوئے تھے گویا تنا ہلانے سے بھی بہت سے کھجور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اترنے تھے۔ تو بعینہ ایسا ہی ہوا۔ "پس خدا نے جیسا کہ اس نے وعدہ کیا تھا ان کو میری طرف مائل کر دیا اور انہوں نے بلا توقف اڑھائی سو روپیہ بھیج دیا۔ اور پھر دوسری دفعہ اڑھائی سو روپیہ دیا اور چند اور آدمیوں نے روپیہ کی مدد کی اور اس طرح پر وہ کتاب باوجود نومیدی کے چھپ گئی اور وہ پیشگوئی پوری ہو گئی"۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۰)

پھر فرماتے ہیں: "ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینہ میں بوجہ قلتِ آمدنی لنگر خانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم۔ اس لئے دعا کی گئی۔

۵ر مارچ ۱۹۰۵ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا تو کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا تو اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی"۔ اب اس پر مولوی بہت شور مچاتے ہیں اور بکواس کرتے ہیں کہ یہ کیا نام ہوا، فرشتہ کا نام ٹیچی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں"۔ جس کو ہم کہتے ہیں ٹچن کام ہو گیا اس کو ٹیچی ٹیچی بھی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ "یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ اور کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آگیا۔ چنانچہ جو شخص اس کی تصدیق کے لئے صرف ڈاکخانہ کے رجسٹر ہی ۵ر مارچ ۱۹۰۵ء سے اخیر سال تک دیکھے اس کو معلوم ہوگا کہ کس قدر روپیہ آیا تھا۔ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۵، ۳۴۶)

پھر فرماتے ہیں: "جب ہم بہار کی موسم میں ۱۹۰۵ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے جو باغ میں تھے کسی ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا کہ خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔ اس الہام کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ سید مہدی حسین صاحب جو ہمارے باغ میں تھے اور ہماری جماعت میں داخل ہیں ان کی بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ وہ پہلے بھی تپ اور ورم سے جو مونہہ اور دونوں پیروں اور تمام بدن پر تھی بیمار تھی اور بہت کمزور تھی اور حاملہ تھی اور پھر بعد وضع حمل جو باغ میں ہوا اس کی حالت بہت نازک ہو گئی اور آثار نومیدی کے ظاہر ہو گئے اور مَیں اس کے لئے دعا کرتا رہا آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی۔ اس امر کے گواہ اخویم حکیم مولوی نور دین صاحب، مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے، مفتی محمد صادق صاحب اور خود مہدی حسین صاحب اور تمام وہ دوست ہیں جو میرے ساتھ باغ میں تھے۔ دعا کے بعد دوسرے روز سید مہدی حسین کی اہلیہ کی زبان پر یہ الہام منجانب اللہ جاری ہوا۔ تو اچھی تو نہ ہوتی مگر حضرت صاحب کی دعا کا سبب ہے کہ اب تو اچھی ہو جائے گی"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۸، ۳۴۹)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "چونکہ نواب صدیق حسن خان کے دل میں خشک وہابیت کا خمیر تھا اس لئے انہوں نے غیر قوموں کو صرف مہدی کی تلوار سے ڈرایا اور آخر پکڑے گئے اور نواب ہونے سے معطل کئے گئے"۔ اب یہ حال تھا ان مولویوں کا کہ ادھر شدید مخالفت اور جب مصیبت پڑی "بڑی انکسار سے میری طرف خط لکھا کہ میں ان کے لئے دعا کروں۔ تب مَیں نے اُس کو قابلِ رحم سمجھ کر اُس کے لئے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سرکوبی سے اُس کی عزت بچائی گئی۔ مَیں نے یہ اطلاع بذریعہ خط اُن کو دیدی اور کئی اَور لوگوں کو بھی جو اُن دنوں میں مخالف تھے، یہی اطلاع دی۔ چنانچہ منجملہ اُن کے حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر حال پنشنر ساکن امرتسر اور مولوی محمد حسین بٹالوی ہیں۔ آخر کچھ مدت کے بعد اُن کی نسبت گورنمنٹ کا حکم آگیا کہ صدیق حسن خان کی نسبت نواب کا خطاب قائم رہے۔ گویا یہ سمجھا گیا کہ جو کچھ اُس نے بیان کیا، ایک مذہبی پورانا خیال ہے جو اُن کے دل میں تھا، بغاوت کی نیت نہیں تھی۔"

(حقیقۃالوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ صفحہ ۴۷۰)

حاشیہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "نواب صدیق حسن خان پر جو یہ ابتلا پیش آیا وہ بھی میری ایک پیشگوئی کا نتیجہ ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ انہوں نے میری کتاب براہین احمدیہ کو چاک کر کے واپس بھیج دیا تھا۔ مَیں نے دعا کی تھی کہ اُن کی عزت چاک کر دی جائے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا"۔ (حقیقۃالوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ صفحہ ۴۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "حقیقۃ الوحی" میں اپنی سچائی کے نشان بیان فرمانے کے بعد یہ دعا کرتے ہیں کہ: "خدا تعالیٰ بہت سی روحیں ایسی پیدا کرے کہ ان نشانوں سے فائدہ اٹھاویں اور سچائی کی راہ کو اختیار کریں۔ اور بغض اور کینہ کو چھوڑ دیں۔ اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے۔ اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے۔ اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔ اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ و اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۳)

کیا روشنی سے بھی زیادہ رفتار ممکن ہے؟

ایک صدی گزری جب سے آئن سٹائن نے اپنا نظریہ اضافت (Theory of Relativity) پیش کیا، فزکس کا گویا یہ مرکزی عقیدہ بنا رہا ہے کہ کوئی چیز روشنی کی رفتار سے زیادہ تیز سفر نہیں کر سکتی لیکن آج کا زمانہ بھی خوب ہے عجب انہونیاں ہو رہی ہیں۔ ایک ایسی ہی خبر رسالہ "نیچر" میں چھپی ہے کہ پرنسٹن۔ نیوجرسی (امریکہ) کے سائنسدانوں نے لیزر (Laser) کی شعاعوں کو سیزیم (Cesium) گیس میں سے گزار کر روشنی کی حدِ رفتار (Light Barrier) کو توڑ دیا ہے جو اس طرح ہوا کہ سیزیم گیس نے روشنی کی لہروں کو بڑھا کر یعنی Amplify کر کے اس کی رفتار کو بڑھا دیا۔ سائنس دانوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ بعض معیّن حالات میں روشنی کی رفتار کو تین سو گنا تک بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔

مشہور سائنس دان Paul Davies اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر ایسا ممکن ہو جاتا ہے تو اس کے عجیب و غریب نتائج برآمد ہوں گے۔ تین سو گنا رفتار حاصل کرنے کے لئے ابھی بہت سی رکاوٹوں کو عبور کرنا ہوگا اس لئے سائنس کی کتابوں کو ردّی کی ٹوکری میں پھینکنے کی ابھی جلدی نہ کریں۔ آئن سٹائن کی تھیوری کے مطابق روشنی جب خلا (Vacuum) میں سے گزرتی ہے تو اس کی رفتار تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ ہوتی ہے اور یہی وہ رفتار ہے جو ہر چیز کی رفتار کی آخری حد ہے۔ ان چیزوں میں خلائی جہاز، ایٹم کے چھوٹے ذرات (Sub-Atom Particles) اور ریڈیو سگنل وغیرہ سبھی کچھ شامل ہے۔ گویا کوئی انفارمیشن کسی بھی ذریعہ سے اس رفتار سے زیادہ تیزی کے ساتھ کہیں نہیں بھیجی جا سکتی اور نہ کوئی اثر پیدا کیا جا سکتا ہے۔ آئن سٹائن کی تھیوری کے مطابق روشنی سے زیادہ تیز رفتاری سے چلا جائے تو زمانہ اور وقت پیچھے کی طرف چلنا شروع ہو جائے گا (یعنی گزرے ہوئے زمانہ میں سگنل بھیجے جا سکیں گے جو اس زمانہ پر اثر ڈال سکیں گے)۔ ایسا ہوا تو تمام کائنات میں عقل سے ماوراء باتیں ظہور میں آنے لگیں گی اور کائنات میں ہم آہنگی اور موافقت مفقود ہو جائے گی۔

(سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۲۱ر جولائی ۲۰۰۰ء)

تفصیلات تو سائنس دان جانیں ہمیں تو اس میں دلچسپی ہے کہ اگر کبھی روشنی سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ سگنل بھیجنے ممکن ہو گئے تو اہل زمین کا رابطہ دور دراز سیاروں میں بسنے والی زندہ چلنے پھرنے والی خدا کی مخلوق سے ممکن یا آسان ہو جائے گا۔ مثلاً اگر روشنی سے تین سو گنا رفتار کے ساتھ سگنل بھیجنے ممکن ہو گئے تو وہ سیارے جہاں سے چلی ہوئی روشنی زمین تک تین سو سال میں پہنچتی ہے وہاں ہمارا پیغام صرف ایک سال میں پہنچ جائے گا اور سال بھر میں جواب بھی آ جائے گا اور یہ اتنا بڑا فاصلہ ہے کہ اس میں ہمارے نظام شمسی جیسے کوئی اڑھائی لاکھ نظام ہائے شمسی سما سکتے ہیں۔

(مرسلہ: خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

BABU ELEKTRONK

ڈیجیٹل سیٹلائٹ ریسیور نئے ماڈلز اور نئے پرانے ٹی وی، ویڈیوز

مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

Telephone: 06031 693329 + 01714848683

منور احمد و مبارک احمد۔ فریڈبرگ۔ جرمنی

ایک دلچسپ تبادلۂ خیالات اور درود شریف سے اُمّت میں نبوّت جاری ہونے کا ثبوت

جماعت احمدیہ کے معروف اور جید عالم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب (مرحوم) اپنی کتاب شان خاتم النبیین میں فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ مولوی محمد صاحب سے جو سرگودھا کے علاقہ میں رہتے ہیں اور فاضل دیوبند ہیں میرا تبادلۂ خیالات ہوا۔ مولوی صاحب موصوف نے نہایت ہوشیاری سے اپنے ایک ہم خیال شخص کو خود بخود ثالث بنا کر کرسی پر بٹھادیا اس پر مَیں نے بھی اپنی طرف سے ایک احمدی کو ثالث تجویز کر دیا۔ ختم نبوت کی تحقیق پر دو دن سرگرم بحث ہوتی رہی۔ بالآخر میں نے کہا کہ جناب مولوی صاحب! کل سے آپ مجھ سے یہ بحث کر رہے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور کوئی اُمّتی مقام نبوت نہیں پا سکتا۔ مگر مَیں حیران ہوں کہ کہتے آپ کچھ ہیں اور عمل آپ کا کچھ اور ہے۔ خداتعالیٰ کے حضور پانچ وقت نماز میں تو آپ دعا کرتے ہیں کہ خدایا! اُمّت میں نبی بھیج۔ اور مجھ سے آپ یہ بحث کر رہے ہیں کہ اب اُمّتی نبی بھی نہیں آسکتا۔ مولوی صاحب جھنجلا کر فرمانے لگے کہ میں ایسا کب کرتا ہوں۔ اس پر مَیں نے کہا: مکرمی! ذرا وہ درود شریف تو پڑھ کر سنائیں جو آپ نماز میں پڑھا کرتے ہیں۔ میرے کہنے پر مولوی صاحب نے یوں دُرود شریف پڑھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

پھر مَیں نے مولوی صاحب سے اس کا ترجمہ کرایا اور پوچھا کہ مولوی صاحب! وہ رحمتیں اور برکتیں جو آل محمد ﷺ کے لئے آپ طلب کرتے ہیں آیا وہ وہی رحمتیں اور برکتیں ہیں جو آل ابراہیمؑ کو ملی تھیں؟ مولوی صاحب نے فرمایا ہاں ٹھیک وہی ہیں۔ مَیں نے کہا تو مکرم مولوی صاحب! ان رحمتوں اور برکتوں میں تو نبوّت بھی شامل ہے جو آپ آل محمدؐ کے لئے طلب کرتے ہیں۔

اور اِسی طرح اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی دعا کے ذریعہ وہ سب انعامات طلب کئے جاتے ہیں جو منعم علیہ لوگوں کو ملے اور جو سورۃ نساء رکوع ۹ کی آیت اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ میں مذکور ہیں۔ پس آپ امتِ محمدیہؐ میں نبوت بھی طلب کرتے ہیں اور صدیقیت، شہادت اور صالحیت بھی۔ کیونکہ جب آپ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور الضَّآلِّیْن کے رستہ سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں تو اسی لئے کہ مغضوب اور ضالّ نہ بن جائیں۔ لہٰذا جب صراط مستقیم کے لئے دعا مانگتے ہیں تو اس کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں ہوسکتے کہ آپ منعم علیہ گروہ کے انعامات طلب کرتے ہیں جو نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت ہیں۔ پس آپ اُمّت کے لئے نبوّت بھی طلب کرتے ہیں۔

میرے استدلال کو سن کر مولوی صاحب موصوف کے ثالث نے مجھے کہا کہ اب آپ بیٹھ جائیں۔ مَیں مولوی صاحب سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ پھر وہ مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھنے لگے کہ مولوی صاحب! کیا آپ درود شریف میں آلِ محمدؐ کے لئے حلوہ مانڈہ طلب کیا کرتے ہیں یا کچھ روحانی نعمتیں؟ مولوی صاحب نے فرمایا نہیں روحانی نعمتیں طلب کرتا ہوں۔ اس پر ثالث صاحب نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ کیا آپ آلِ محمدؐ کے لئے وہی رحمتیں اور برکتیں طلب کرتے ہیں جو آل ابراہیمؑ کو ملیں یا کچھ اور؟ مولوی صاحب موصوف فرمانے لگے وہی رحمتیں اور برکتیں طلب کرتا ہوں۔ اس پر ثالث صاحب نے پوچھا کہ اچھا مولوی صاحب فرمایئے آل ابراہیمؑ کو کون کون سی رحمتیں اور برکتیں ملیں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ آل ابراہیمؑ میں بڑے بڑے اولیاء کرام پیدا ہوئے۔ اس پر ثالث نے کہا کہ الحمدللہ تو پھر درود شریف کی دعا سے آل محمدؐ میں بھی بڑے بڑے اولیاء ہونے چاہئیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا ہاں۔ پھر ثالث نے سوال کیا اچھا فرمایئے آل ابراہیم کو اور کیا کیا رحمتیں اور برکتیں ملیں؟ مولوی صاحب کہنے لگے ان میں بڑے بڑے مقربین بارگاہ الٰہی پیدا ہوئے۔ اس پر ثالث نے کہا پھر درود شریف کی دعا سے آلِ محمدؐ میں بھی مقربین بارگاہ الٰہی پیدا ہوسکتے ہیں یا نہیں؟ اس پر مولوی صاحب فرمانے لگے: 'ہوسکتے ہیں'۔ آخر ثالث نے کہا، اچھا مولوی صاحب! یہ بھی بتایئے کہ آل ابراہیم میں کوئی نبی بھی ہوا ہے یا نہیں؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہاں نبی بھی ہوئے ہیں۔ اس پر ثالث نے فی الفور کہا کہ اچھا مولوی صاحب! اگر یہ بات ہے تو پھر میں آپ کے خلاف اور قاضی محمد نذیر کے حق میں ڈگری دیتا ہوں۔ کیونکہ جب آل ابراہیمؑ میں نبی ہوتے رہے تو آل محمدؐ میں بھی نبی ہونے چاہئیں۔ اس پر مولوی صاحب بڑے پریشان ہوئے اور ایک عجیب عالم میں فرمانے لگے کہ یہ شخص مرزائیوں سے مل گیا ہے۔ اس پر مَیں اٹھا اور مَیں نے کہا کہ مولوی صاحب سچ فرماتے ہیں۔ کل یہ صاحب مولوی صاحب سے ملے ہوئے تھے اور آج مَیں نے احمدیت کے دلائل کی قوت سے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ آخر ثالث صاحب کو از روئے انصاف ایک کے ساتھ ہی ملنا چاہئے تھا۔ مَیں نے ان کو رشوت دے کر تو اپنے ساتھ نہیں ملایا۔ اگر آپ سے کچھ جواب بن سکتا ہے تو اپنے ثالث کی تسلی کر دیں۔ یہ ثالث جن کا نام رائے خان محمد صاحب بھٹی ہے کوٹ سلطان کے نمبردار ہیں اور تعلیم یافتہ آدمی ہیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے اب احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور اپنی قوم میں سلسلہ احمدیہ کے ایک سرگرم ممبر ہیں۔ فالحمدلله على ذلك.

☆......☆......☆

حضرت محی الدین ابن عربیؒ کا درود شریف سے اُمّت میں نبی ہونے کا استدلال

درود شریف سے جو استدلال مَیں نے پیش کیا ہے یہی استدلال حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد اول کے صفحہ ۵۶۹، ۵۷۰ پر بڑی تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ چنانچہ شروع میں وہ یہ بتاتے ہیں کہ آل محمدؐ سے کیا مراد ہے۔ فرماتے ہیں:

"وَاعْلَمْ اَنَّ اٰلَ الرَّجُلِ فِی لُغَةِ الْعَرَبِ هُمْ خَاصَّتُهُ الْاَقْرَبُوْنَ اِلَیْهِ وَخَاصَّةُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اٰلُهُمْ هُمُ الصَّالِحُوْنَ الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ"۔

یعنی جان لو کہ عربی زبان میں ایک آدمی کی آل سے مراد اس کے خاص اقارب ہوتے ہیں۔ اور انبیاء کے خواص اور ان کی آل مومنوں میں سے صالح علماء باللہ ہوتے ہیں۔

پھر پوری تفصیل کے ساتھ بحث کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:

"فَکَانَ مِنْ کَمَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنْ اَلْحَقَ اٰلَهٗ بِالْاَنْبِیَاءِ فِی الرُّتْبَةِ وَزَادَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ بِاَنَّ شَرْعَهٗ لَا یُنْسَخُ"۔

یعنی رسول اللہ ﷺ کا کمال ہے کہ آپؐ نے درود شریف کی دعا کے ذریعہ اپنی آل کو رتبہ میں انبیاء سے ملا دیا اور ابراہیمؑ سے بڑھ کر آپؐ کو یہ بات حاصل ہوئی کہ آپؐ کی شریعت منسوخ نہ ہوگی۔

اور پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:

"فَقَطَعْنَا اَنَّ فِی هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَنْ لَحِقَتْ دَرَجَتُهٗ دَرَجَةَ الْاَنْبِیَاءِ فِی النُّبُوَّةِ عِنْدَاللّٰهِ لَا فِی التَّشْرِیْعِ"۔ (فتوحات مکیه جلد اول صفحه ۵۶۹، ۵۷۰)

"ہم نے قطعی طور پر جان لیا ہے کہ اس امت میں وہ شخص بھی ہیں جن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبوت میں انبیاء سے مل گیا ہے نہ کہ شریعت لانے میں"۔

☆......☆......☆

شیعوں کے بزرگوں کا استدلال

شیعہ اصحاب کے ائمہ بھی درود شریف سے یہی استدلال کرتے ہیں۔ چنانچہ ابو جعفرؒ ابراہیمی نسل کی نعمتوں (الرُّسُل وَالْاَنْبِیَاء وَالْاَوْلِیَاء) کے ذکر پر فرماتے ہیں:

"فَکَیْفَ یُقِرُّوْنَ فِی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَام وَیُنْکِرُوْنَهٗ فِی اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ"۔

(الصافی شرح اصول کافی جزو ۳ صفحه ۱۷ و ایضاً صفحه ۱۱۹)

یعنی کس طرح یہ لوگ آلِ ابراہیمؑ میں تو رسل و انبیاء اور آئمہ کے پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں لیکن آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں ان نعمتوں کے پائے جانے کے منکر ہیں۔

☆......☆......☆

آلِ محمدؐ سے مراد

امام جعفر صادقؒ آل محمد میں امت کو بھی شامل کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"وَالْاُمَّةُ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ صَدَّقُوْا مَا جَاءَ بِهٖ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ الْمُتَمَسِّکُوْنَ بِالثَّقَلَیْنِ"۔

(تفسیر صافی زیر آیت ان الله اصطفی اٰدم ونوحاً۔ سورة اٰل عمران رکوع ۱۱)

کہ مومنوں کا گروہ بھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی وحی اور شریعت کی تصدیق کی ہے اور ثقلین سے تمسک کیا ہے آلِ محمدؐ میں شامل ہیں۔ پس امت محمدیہ کے اندر نبوت کو حضرت محی الدین ابن عربیؒ کی طرح شیعہ بزرگوں نے بھی جاری اور ساری تسلیم کیا ہے۔

("شان خاتم النبیین" مؤلفه قاضی محمد نذیر۔ صفحه ۱۰۴ تا ۱۱۰)

ضروری اعلان

"قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں ہر سورۃ کے متعلق جو تعارفی نوٹ دیا گیا ہے وہ آپ کا لکھوایا ہوا نہیں ہے۔ کئی اور سقم بھی اس میں رہ گئے ہیں۔ اس لئے لوگ ان نوٹس کو نظرانداز کر دیں۔ آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ نئے نوٹس کے ساتھ شائع ہوگا"۔

(منیر احمد جاوید) (پرائیویٹ سیکرٹری)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ: موٹاپا ایک مشکل از صفحہ ۱۳

اور ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر آپ اپنے جوتے خود پالش کر لیں تو اس طرح چند کیلوریز زائد خرچ ہو جائیں گی اور ملازم کو بھی تھوڑا سا آرام ملے گا یعنی ہم خرما و ہم ثواب۔

عمومی بات یہی ہے کہ اگر آپ دبلا ہونا چاہتے ہیں اور پھر رہنا چاہتے ہیں تو بڑی سمجھ بوجھ کے ساتھ غذا اور جسمانی سرگرمی میں توازن پیدا کریں۔ تھوڑی سی کیلوریز غذا میں کم کریں۔ مثلاً صرف چائے میں چینی کا استعمال نہ کرنے سے روزانہ ایک انسان پچاس ساٹھ کیلوریز بچا سکتا ہے۔ اور تھوڑی سی جسمانی سرگرمی بڑھائیں اور صبر کے میٹھے پھل سے لطف اندوز ہوں۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۲/جون ۲۰۰۰ء)

بقیہ:فیرو آئی لینڈ میں تبلیغ اسلام
از صفحہ نمبر ۴

دارالمطالعہ کو دکھایا۔ یونیورسٹی کا قیام تو ۱۹۶۵ء میں ہوا تھا۔ اس میں تعلیم کا آغاز ۱۹۷۱ء میں ہوا۔ اس وقت فے روز کی لسانیات ، تاریخ اور سوشل سائنس، سائنس اور ٹیکنالوجی کی تین فیکلٹیز ہیں۔ ایم اے تک تعلیم دی جاتی ہے اور ڈائریکٹریٹ کے لئے ڈنمارک جانا ہوتا ہے۔ اسلام پر چند کتب تھیں مگر ہمارا کوئی لٹریچر نہیں تھا۔ کالج یونیورسٹی اور بلدیہ کے دارالمطالعہ کے علاوہ ایک اور چھوٹا دارالمطالعہ تھا۔ اب سب جگہوں پر جا کر ان کی اجازت سے تبلیغی پوسٹرز لگائے گئے۔ شہر کی خوبصورت ترین اور جدید ترین مقامی تہذیب وثقافت کے مرکز Nordic House میں جا کر بھی تبلیغی پوسٹر لگایا۔

شہر کی مشہور کتب فروش سے جا کر ملے ، جماعت کے لٹریچر کی فروخت کے سلسلہ میں بات کی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے قیام کے دوران ہی ترجمہ قرآن مجید کے مطالبات آئے ہیں۔ آپ ہمیں اپنے لٹریچر کی فہرست بھجوادیں۔ ہم غور کر کے آپ سے رابطہ کریں گے۔ ایک محلّہ کا انتخاب کر کے گھر گھر مقامی زبان کا دوورقہ لیٹر بکس میں ڈالا گیا۔ شام ابھی بھیگی نہیں تھی اور موسم سہانا تھا۔ فرصت کے اس ایک لمحہ سے لطف اندوز ہونے کے لئے بندرگاہ سے ۲۵ کلومیٹر جنوب کی طرف مریم بتول کے نام سے موسوم قدیم ترین کیتھیڈرل جو کِھر کوبوژر (Kirkubour) چھوٹے سے ساحل سمندر پر واقعہ قصبہ میں ہے دیکھنے گئے۔ اسی کیتھیڈرل میں ملکہ ڈنمارک نے ایک ہزار سالہ جشن عیسائیت کی عبادت میں شرکت کرنی تھی۔ اس مرکزی گرجا کے ساتھ ۱۲۷۲ء کے برفانی طوفان سے تباہ شدہ مرکزی گرجا سنت مگنوس (Magnus) کے نام سے مشہور ہے اس کے آثار وبقیات بھی موجود ہیں۔ راستہ کے ایک طرف سرسبز وادیاں ہیں جہاں بھیڑ اور مقامی خچریں محوِ خرام ہیں اور دوسری طرف نیلگوں سمندر کے خوبصورت ساحل کے ساتھ ساتھ مچھیروں کے چھوٹے چھوٹے خوبصورت مکانات ہیں جن کی چاردیواری پر گھاس کی خوبصورت سرسبز چھتیں ہیں۔ شام کا ایک دلکش لمحہ تھا۔ سبحان اللہ۔

۸ر جون بروز جمعرات ہمارے قیام کا آخری دن تھا۔ یہ دن بھی بھرپور انتہائی مصروف اور ثمر آور ثابت ہوا۔ صبح اپنے تبلیغی سٹال پر جانے سے قبل یہاں کے دوسرے بڑے روزنامہ Sosialurin کے رپورٹر Eirikur Indenskov نے ہمارا ایک تفصیلی انٹرویو لیا اور اپنی ۹ر جون کی اشاعت میں صفحہ ۶ پر چار کالم کے جلی عنوان ”فے روز کو اسلام کی تبلیغ“ سے شائع کیا۔ جس میں جماعت کے تعارف کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک تصویر بھی شائع کی۔ الحمد للہ

ہم نے پارلیمنٹ کے سپیکر کو ڈینش ترجمہ قرآن مجید کے بطور ہدیہ پیش کرنے کی جو دعوت دی تھی اس کے جواب میں ہمیں کوپن ہیگن میں ہی سپیکر صاحب کا خط مل گیا تھا کہ وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ پھر ہم نے پرائم منسٹر سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے مشیروں سے مشورہ کر کے صبح دس بجے سے پانچ منٹ پہلے ہاں یا نہ میں بتا سکوں گا کیونکہ دس بجے پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہو جائے گا اور میں پھر فارغ نہیں ہونگا۔ دس بجنے سے پانچ منٹ پہلے ان کے سیکرٹری نے بتایا کہ فیرو آئی لینڈ کی پارلیمنٹ کی یہ روایت نہیں ہے کہ وہ کسی سے تحفہ وصول کریں۔

۸ر جون کی دوپہر ٹھیک دو بجے فے رُوز کے ریاستی کنیسہ کے بطریق اعظم سے ان کے بشپ ہاؤس میں ملاقات کی۔ بشپ Hans Jakob Joensen عرصہ چار سال مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے پہلو میں جو چرچ رہا ہے اس میں بطور پادری کام کرتے رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ انہیں پہلے سے ہی جماعت کا تعارف ہو۔ ہماری ملاقات سے اگلے روز ڈنمارک سے ملکہ اور ملکہ کے ساتھ غالباً ڈنمارک کے آرچ بشپ اور اس کے مذہبی مشیر اور ایسے ہی فیرو آئی لینڈ کے تمام پادریوں کے ساتھ بشپ کی ملاقاتیں تھیں اور اس کے انتظامات میں وہ سخت مصروف تھے۔ مگر اس کے باوجود نہ صرف یہ کہ انہوں نے ملاقات کے لئے وقت دیا بلکہ اصرار کیا کہ ہم ان کے ساتھ چائے پئیں۔ ہماری نصف گھنٹہ تک بشپ سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے انہیں ڈینش ترجمہ قرآن مجید، اسلامی اصول کی فلاسفی اور مذہب کے نام پر خون کتب تحفۃً پیش کیں۔ بشپ صاحب نے وعدہ کیا کہ ان کتب کو بشپ کی لائبریری میں رکھوں گا۔ گو اس وقت تک بجز چند رسالوں کے کوئی کتب نہیں ہیں مگر جب وہ یہ عہدہ چھوڑ کر رخصت ہونگے تو یہ کتب لائبریری میں محفوظ ہونگی۔ اس سے بعد میں آنے والے بھی استفادہ کر سکیں گے۔

فے روز کے قومی ٹیلی ویژن کی رپورٹر Kartin Petersen سے ظہر سے پہلے ایک گھنٹہ تفصیلی ملاقات میں مکرم کمال احمد کروگ صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ساڑھے چار بجے دارالمطالعہ میں اپنے کیمرہ مین کے ساتھ آ کر نمائش کتب کی فلم کشی کریں گی۔ چنانچہ حسب وعدہ وہ تشریف لائیں اور ہمارے لٹریچر کی نمائش کی فلم کشی کے علاوہ ہم دونوں سے علیحدہ علیحدہ پندرہ پندرہ منٹ کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ ہمیں بتایا گیا کہ جس روز ایک ہزاری جشن عیسائیت تھا اس روز ہمارا پروگرام بھی قومی ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ الحمد للہ

۸ر جون کی رات کو آٹھ بجے سے دس بجے تک ہمارا جلسہ عام تھا۔ جلسہ عام سے تھوڑی دیر پہلے Vestmanna کے علاقہ سے ایک مقامی عورت نے دارالمطالعہ فون کیا کہ اس کے خاوند جو کینیا کے مسلمان ہیں اور وہ خود ہمارے جلسہ میں شرکت کی خواہش رکھتے تھے مگر ان کو رخصت نہیں مل سکی۔ انہوں نے مزید معلومات کے لئے اپنا فون اور ایڈریس دیا۔ یہ ہمارا پہلا مثبت رابطہ ہوا۔ الحمد للہ

آٹھ بجے کی بجائے دس منٹ کی تاخیر سے اجلاس کا آغاز سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے کیا گیا۔ ہمارے علاوہ کل ۹ حاضرین تھے جو حالات کے مطابق معقول حاضری تھی۔ ہر طبقہ کا ایک ایک تعلیم یافتہ نمائندہ تھا۔ رات ساڑھے دس بجے تک سوال وجواب کا دلچسپ سلسلہ چلتا رہا اور سامعین بہت متاثر ہوئے۔

اس جلسہ کے موقعہ پر اور اس کے علاوہ بھی ہر موقع پر مکرم کمال احمد صاحب کروگ سے یہی سوال بار بار پوچھا جاتا رہا کہ آپ یہاں کس غرض اور مقصد سے آئے ہیں۔ اور انہوں نے بھی بڑی وضاحت اور فصاحت وبلاغت سے علاوہ اور باتوں کے مندرجہ ذیل تین امور کا ہر جگہ ذکر فرمایا۔

(۱) ہمارے آقا و مولیٰ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار پر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پہلی وحی نبوت نازل ہوئی اس کا پہلا حکم یہی تھا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے نام کی تبلیغ کر۔ اس کے تتبع میں ہم سب بھی دعوت الی اللہ پر مامور ہیں۔

(۲) اس زمانہ میں پھر جس شخص کو وحی کے ساتھ دعوت الی اللہ کے لئے مامور کیا گیا ہے وہ اس زمانہ کے امام ، مہدی اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ خدا نے ان کو بشارت دی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور انہیں کشفاً یہ نظارہ دکھایا گیا کہ ان کے ذریعہ، ہاں صرف انہیں کے ذریعہ اور آپ کے مخلص خادموں کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے سفید پرندے اسلام کی صداقت کا شکار ہو کر آپ کے ہاتھوں مشرف باسلام ہونگے۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس لئے ہمارا پیغام اور اس پیغام کا شاندار مستقبل بھی بالکل واضح ہے۔

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوّت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم
اللهم صل على محمد و ال محمد

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

دنیا بھر میں احمدیہ مساجد کی تعمیر

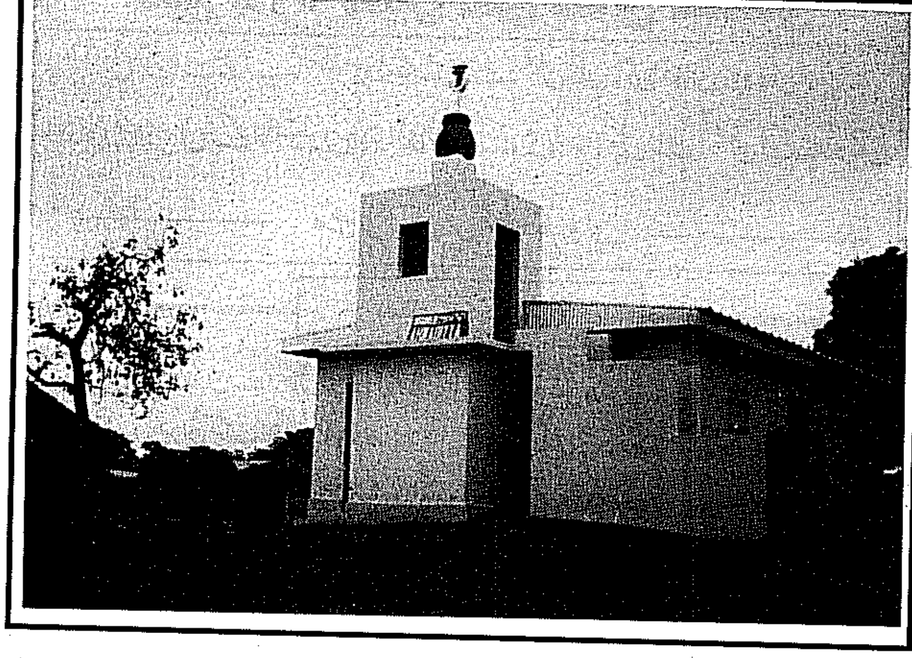

گاؤں کا نام Moussoba Dougou
ملک آئیوری کوسٹ (Ivory Coast)

یہ گاؤں N'Bayarro سے ۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقعہ ہے۔ آٹھ ہزار کی آبادی پر مشتمل اس گاؤں میں کوئی مسجد نہیں تھی۔ اس گاؤں کے لوگ تقریباً دس کلومیٹر پیدل چل کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے دوسری جگہ پہنچتے تھے۔ اس گاؤں کے تمام کے تمام افراد بفضلہٖ تعالیٰ احمدی ہیں۔ قریباً ۵۹ لاکھ فرینک کے اخراجات سے اب بفضلہٖ تعالیٰ یہاں خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

اس گاؤں میں جب مسجد کی تعمیر کا آغاز ہو رہا تھا تو گاؤں کے چیف نے تمام گاؤں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہو رہا ہے۔ گاؤں کا کوئی مرد مسجد کی تعمیر مکمل ہونے تک کھیتوں میں نہیں جائے گا۔ اور اب اس عرصہ کے دوران گاؤں کی عورتیں تمام اہل خانہ کے لئے کھانا تیار کرنے کے لئے کھیتوں میں جائیں گی۔ اور ضرورت کی اشیاء لا کر کھانا تیار کیا کریں گی۔ چنانچہ حیران کن انداز میں تمام اہالیان گاؤں نے کام کیا اور صرف اڑھائی ہفتے کے عرصہ میں مسجد تیار کر ڈالی۔ اور مسجد کی تعمیر کے مکمل ہونے پر خصوصی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی درازیٔ عمر کے لئے اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

اسحاق بن زوی، سابق صدر اسرائیل کی

افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے کے بارہ میں کی گئی تحقیق

افغانی تورات جواب ماسکو میوزیم میں ہے۔ مَل مَل نامی افغان یہودی قبیلہ۔
افغانی یہودیوں کے پختونوں اور افغانوں کے بنی اسرائیل سے تعلق کے بارہ میں مشاہدات پر مبنی انٹرویو۔

(مظفر چوہدری)

۱۹۵۸ء میں لندن سے اسحاق بن زوی سابق صدر اسرائیل کی عبرانی کتاب کا انگریزی ترجمہ: "The Exiled and The Redeemed The Strange Jewish "Tribes" of The Orient". کے نام سے شائع ہوا۔ اس کتاب میں ایک باب مکمل طور پر اس افغان و پختون روایت کی تحقیق کے لئے وقف ہے کہ ان کا تعلق بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل سے ہے۔ اہم نکات پیش خدمت ہیں:

(۱)...... حواری ھا(Haivariha) نامی پندرہ سو سے سولہ سو افراد پر مشتمل ایک قبیلہ افغانستان میں آباد ہے۔ ان کے پاس تورات کا ایک قدیم نسخہ تھا جو ان سے بخارا والوں نے ہتھیا لیا اور آگے اسے Baron Rothschild کے پاس فروخت کر دیا۔ بالشویک حکومت نے اسے ماسکو میوزیم کے یہودی سیکشن میں رکھوا دیا۔ یہ لوگ اپنی عبادت میں 'موسیٰ نبی اللہ' کہتے تھے اور بچوں کا ختنہ آٹھویں روز (یہودی رسم کے مطابق) کرتے تھے۔ اور سال میں ایک روز یہودی روزے "یوم کپور" کی طرح روزہ بھی رکھتے تھے۔

(۲)...... افغانستان کے صوبہ میمنہ (جس کا قدیم نام تمام مسلمان جغرافیہ دانوں نے یہودیہ تحریر کیاہے) میں اندخوی کے قریب، ہرات سے پندرہ روز کے فاصلے پر 'مَل مَل' قبیلہ آباد ہے جو تقریباً ایک ہزار خاندانوں پر مشتمل ہے (۱۹۵۸ء میں)۔ ایک سو برس قبل تک یہ کھلے بندوں اپنی یہودیت کا اقرار کرتے تھے۔ ان کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا گیا اور اب ایرانی نو مسلم یہودیوں کی طرح یہ بھی "جدید الاسلام" کہلاتے ہیں۔ دوبار ان کو تورات کے چرمی نسخہ کے ٹکڑے دستیاب ہوئے جو انہوں نے یہودیوں کو دے دئے۔ یہ لوگ صرف آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں سے رشتہ ناطہ نہیں کرتے۔

(۳)...... ایک قدیم روایت کے مطابق امیر نادر شاہ (ایرانی) کو یوسف زئی قبیلے نے ایک عبرانی بائبل اور یہودی رسومات میں استعمال ہونے والی دوسری اشیاء کا تحفہ دیا تھا۔ وہ نہ بائبل پڑھ سکتا تھا نہ ان اشیاء کا مقصد سمجھ سکتا تھا۔ لیکن اس کی فوج کے ایک یہودی سپاہی نے ان کا مقصد اس پر واضح کیا۔

(۴)...... ۱۹۳۵ء میں بخارا کے ایک یہودی حجّام جبرائیل بروخوف نے شنواری، آفریدی اور گادی قبائل کے ایسے خانہ بدوش دیکھے جن کے جبوں کی پشت پر Hanukkah شمعدان سے ملتے جلتے نشان بنے ہوئے تھے۔

(۵)...... افغانستان اور بخارا کے کئی یہودیوں کے انٹرویو اس کتاب میں شامل ہیں جنہوں نے افغانوں اور پختونوں کے بارے میں اپنے ذاتی مشاہدات سابق صدر اسرائیل کو قلمبند کروائے۔ مندرجہ ذیل نکات پر اکثر یہودی متفق تھے:

۱...... افغان بنی اسرائیل کی طرح بچے کا ختنہ آٹھویں روز لازماً کرتے ہیں۔

۲...... افغان اور پختون قبائلی اپنے ساتھ ایک چادر رکھتے ہیں جو یہودی Talith (عبادت کے لئے مستعمل چادر) سے بالکل ملتی جلتی ہے۔ وہ اس چادر کو نماز کے وقت نیچے بچھا لیتے ہیں۔

۳...... پختون قبائل میں سے آفریدی قبیلہ کی معمر عورتیں اور مرد زمانہ قریب تک ہر جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد یہودی طریق کے مطابق شمعیں روشن کرتے تھے۔ طریقہ کار یہودی تھا۔

۴...... افغان اور پختون بنی اسرائیل کی طرز پر داڑھی رکھتے ہیں یعنی Whiskers بالکل نہیں کاٹتے۔

۵...... ان کے معمر افراد علی الاعلان اپنا بنی اسرائیل ہونا بیان کرتے ہیں۔

۶...... وہ یہودیوں سے کوئی تعصب نہیں رکھتے۔ یہودیوں کا کشروت کھا لیتے ہیں جبکہ شیعوں کا ذبیحہ نہیں کھاتے۔ وہ یہودیوں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔

۷...... آفریدی بنی افرائیم، افغان بنی بنیامین، جاجی گاد اور شنواری شمعون کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔

(یہ خلاصتاً چند اہم نکات ہیں جو درج کئے گئے ہیں باقی تفاصیل کے لئے متعلقہ کتاب سے رجوع کریں)

سب سے اہم نکتہ جو اسحٰق بن زوی نے اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ افغان ساؤل (طالوت) کی نسل سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ اپنے اس دعوے میں اکیلے نہیں بلکہ کردستان سے لے کر افغانستان تک "پہلی جلاوطنی" سے تعلق رکھنے والے کئی بنی اسرائیلی گروہ جن کی اکثریت مسلمان ہو چکی ہے افغانوں کی طرح ہی بنیامین کے قبیلے اور ساؤل (طالوت) کی اولاد سے ہونے کا دعویدار ہیں۔

ان کے نزدیک ان سب گروہوں اور افغانوں پر سائنٹفک ریسرچ کر کے افغانوں کے بنی اسرائیلی دعوے کو پرکھا جا سکتا ہے۔ مصنف خود ذاتی طور پر افغانوں کے دعوے کے حق میں دکھائی دیتے ہیں۔

وصولی چندہ تحریک جدید سال ٦٦

امراء کرام، نیشنل صدران اور مبلغین انچارج صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ:

(۱)...... تحریک جدید کا مالی سال نمبر ٦٦ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔

(۲)...... امید ہے کہ آپ نے اب تک مقررہ ٹارگٹ / مجموعی وعدہ جات / بجٹ کے مطابق سو فیصد وصولی کر لی ہو گی۔ اگر اس میں کچھ کمی ہو تو براہ کرم ذاتی توجہ فرما کر پوری کوشش کی جائے کہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے سو فیصد وصولی ہو جائے۔ جزاکم اللہ

(۳) یہ بھی کوشش کی جائے کہ کوئی کمانے والا فردِ جماعت اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

(۴) سال ٦٦ کا اعلان فرماتے ہوئے حضور انور نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدین کی مجموعی تعداد تین لاکھ تک پہنچنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ لہذا عرض ہے کہ سال ختم ہونے میں جو تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے اس میں اس نقطہ نگاہ سے بھی خصوصی مساعی بروئے کار لا کر چندہ تحریک جدید دینے والے مجاہدین کی تعداد میں نمایاں اضافہ کرنے کی کوشش فرماویں۔

(۵) براہ کرم اپنی رپورٹ مقررہ فارم پر بروقت وکالت مال لندن کو ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔ رپورٹ کی آخری تاریخ ۲۷/اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

بقیہ: قرارداد ۷/ستمبر کا پردہ چاك
از صفحہ ۱٦

صرف "کتاب البریہ" بلکہ اپنی کسی کتاب میں بھی اس نوع کی کوئی تحریر رقم نہیں فرمائی۔

ان صاحب کی ایک اور "تحقیق" ملاحظہ ہو۔ ۱۹۵۳ء کی ایجی ٹیشن پر گوہر افشانی کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

"۵۳ء تحریک کی انکوائری کے لئے منیر انکوائری کمیشن بھی قائم کیا گیا مگر اس کی رپورٹ شائع نہیں"۔

چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد

ساری دنیا جانتی ہے کہ "رپورٹ تحقیقاتی عدالت" حکومت پنجاب نے اگلے سال ۱۹۵۴ء میں ہی اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کر دی تھی جس کا اردو ایڈیشن ۴۲۵ صفحات پر مشتمل ہے اور انگریزی ایڈیشن ۳۸۷ صفحات پر!!۔ رپورٹ میں احرار اور ان کی ہم خیال جماعتوں اور اداروں کی پاکستان دشمنی اور تخریب کاریوں پر شرح وبسط سے روشنی ڈالی گئی ہے جس سے قاری اس نتیجہ پر بآسانی پہنچ سکتا ہے کہ "فساداتِ پنجاب ۱۹۵۳ء" مملکت خداداد پاکستان کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی اٹھائی ہوئی "تحریک ختم پاکستان" کے نتیجہ میں رونما ہوئے تھے اور مذہب کو استعماری اور سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔

"رپورٹ تحقیقاتی عدالت" میں یہ چونکا دینے والا انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ:

"ہمارے سامنے جو تحریری بیانات پیش ہوئے جو زبانی شہادتیں دی گئیں اور جو بحث کی گئی ان میں مسٹر دولتانہ کے خلاف یہ بیان کیا گیا کہ انہوں نے اعلیٰ سیاسیات کا کھیل کھیلنے کے لئے اس شورش کو خود جاری کیا اور چلایا اور مسٹر فضل الٰہی (وکیل مسلم لیگ بعدازاں صدر پاکستان۔ ناقل) نے ایک وقت پر یہ اشارہ بھی کیا تھا کہ مسٹر دولتانہ کی اس سیاست بازی کا مقصد صرف داخلی نہ تھا بلکہ **بین الاقوامی سیاسیات** سے متعلق تھا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ خواجہ ناظم الدین کو اقتدار کی کرسی سے اتار پھینکیں خود اپنی قیادت میں ایک مرکزی حکومت قائم کریں اور **پاکستان کو ایک کمیونسٹ مملکت بنا دیں**"۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت اردو صفحہ ۳۰۴۔ انگریزی صفحہ ۲۸۳)

اُس دَور کے "علماء" نے مسٹر دولتانہ کا آلہ کار بن کر اس بغاوت میں بھرپور حصہ لیا۔ مذہب کا لبادہ اوڑھنے والے انہی مذہبی لیڈروں کی اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں (جناب مفتی محمد جمیل خان کے واضح اعتراف کے مطابق) "دس ہزار سے زائد نوجوانوں، بوڑھوں اور بچوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا" اور "ایک لاکھ کے قریب .... گرفتار ہوئے"۔

(روزنامہ جنگ ۸/ستمبر ۲۰۰۰ء)

سنگدلی کی حد یہ ہے کہ خون آشام مُلاّ معصوم اور بے گناہ پاکستانی مسلمانوں کی خونریزی اور قید و بند کو اپنے سنہری کارناموں میں شمار کرتا اور نہایت فخر کے ساتھ اسے "تحفظ ختم نبوت" کا نام دے کر حلوہ بانٹتا اور ملک بھر میں ہر سال جشن مناتا ہے۔ فَاِنَّا لِلّٰہِ عَلٰی مَصَائِبِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْن۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے
اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

(حالی)

موٹاپا ـــــ ایک مشکل

(سید قمر سلیمان احمد)

ایک بادشاہ نے بہت عقیدت اور محبت سے کچھ طبیب مدینہ بھجوائے۔ جب وہ مدینہ میں حاضر ہوئے تو کئی ماہ گزر جانے کے باوجود ان کے پاس کوئی مریض نہ آیا۔انہوں نے آنحضورؐ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ یہاں تو کوئی بیمار ہی نہیں ہوتا۔ حضورؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگ بھوک رکھ کر کھاتے ہیں۔

آج کل بے پناہ سائنسی ترقی سے جہاں دیگر شعبہ جات میں بے حد ترقی ہوئی ہے وہاں زراعت اور اس سے منسلک شعبے بھی بے انتہا بہتر ہوئے ہیں اور دنیا میں غذا ضرورت سے زیادہ فراہم ہونے کی وجہ سے بسیار خوری کا رواج بڑھا ہے جس کے نتیجہ میں موٹاپا ایک بیماری کی صورت میں ظاہر ہو کر بنی نوع انسان سے اس ضیاع کی قیمت وصول کر رہا ہے۔

عموماً، استثناء کے سوا، یہ بات ماننے کے لائق نہیں کہ کوئی شخص بہت کم خوراک کھا کر موٹا ہونا شروع ہو جائے۔ ہوتا یہ ہے کہ لوگ عمر کے کسی نہ کسی حصہ میں بسیار خوری کا شکار ہو کر موٹا ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور جب ایک حد سے گزر جاتے ہیں اور دبلا ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے تو معاملہ کافی حد تک سر سے گزر جاتا ہے۔ پھر دبلا ہونے کے اس شوق میں وہ بعض ایسی کوششیں کرتے ہیں جن سے بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے اول تو ہر شخص کو شروع سے ہی حدیث شریف سے یہ راہنمائی لینی چاہئے کہ کھانا بھوک رکھ کر کھایا جائے۔ خواہ مخواہ بسیار خوری اور پھر اس سے منسلک عوارض میں گرفتار نہ ہوا جائے۔

ہر شخص کو زندہ رہنے اور اپنے روزمرہ کے کام کاج کے لئے جو توانائی درکار ہوتی ہے وہ ہم غذا سے حاصل کرتے ہیں اور انہیں حرارے یا کیلوریز میں شمار کیا جاتا ہے۔ ایک عام آدمی کو روزانہ دو سے اڑھائی ہزار کیلوریز درکار ہوتی ہیں۔ زیادہ جسمانی محنت کرنے والوں کو تین سے ساڑھے تین ہزار تک کیلوریز تک کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ نیز بچوں کا جسم چونکہ بڑھوتی بھی کر رہا ہے اس لئے انہیں بھی زیادہ کیلوریز درکار ہوتی ہیں۔

اب ہوتا یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کو روزانہ دو ہزار کیلوریز درکار ہیں اور وہ اپنی غذا سے دو ہزار کیلوریز ہی روزانہ حاصل کر رہا ہے تو اس کا وزن ایک جگہ ٹھہرا رہے گا۔ مگر اگر وہ دو ہزار کیلوریز خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ بائیس سو کیلوریز غذا سے حاصل کر رہا ہے تو فالتو دو صد کیلوریز اس کے جسم میں چربی کی صورت میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اس کا وزن بڑھنے لگتا ہے۔ ہر تین ہزار کیلوریز محفوظ ہونے کی صورت میں وزن ایک پاؤنڈ بڑھ جاتا ہے۔ یعنی درج بالا مثال میں اگر وہ روزانہ دو صد کیلوریز جمع کر رہا ہے تو ہر پندرھویں روز اس کے وزن میں ایک پاؤنڈ کا اضافہ ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دو ہزار کیلوریز روزانہ کی توانائی خرچ کرے اور انیس سو کیلوریز غذا سے حاصل کرے تو اس کا وزن کم ہونا شروع ہو جائے گا اور اس طرح روزانہ ایک صد کیلوریز کے حساب سے وہ ایک ماہ میں ایک پاؤنڈ وزن کم کر لے گا۔ اور میرے خیال میں وزن کم کرنے کا یہی بہترین طریق ہے۔

موٹے افراد کو جب اپنا وزن کم کرنے کا خیال آتا ہے تو وہ اپنے نارمل وزن سے خاصے بھاری ہو چکے ہوتے ہیں اور جب چلتے پھرتے سیڑھیاں چڑھتے انہیں دقت ہوتی ہے تو وہ اچانک گھبراہٹ کا شکار ہو کر Crash Diet کا پروگرام شروع کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ اپنی خوراک اتنی کم کر لیتے ہیں کہ ان کی روزانہ کی غذا ان کو روزانہ درکار توانائی کی نسبت تقریباً نصف رہ جاتی ہے اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ان کی کیلوریز کے اس فرق سے ان کا وزن بہت تیزی سے نیچے گرتا ہے اور وہ بہت خوشی محسوس کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس ماہ میں انہوں نے چھ سات پاؤنڈ وزن کم کر لیا ہے۔ مگر کیا آپ نے اس ڈائٹنگ کرتے ہوئے شخص کو مستقلاً دبلی صورت میں دیکھا ہے؟ میرا خیال ہے کہ میں نے نہیں دیکھا۔ وہ جلد ہی اپنے موٹاپے پر لوٹ جاتے ہیں۔

اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ انسانی جسم کی بناوٹ اور پیچیدگی کا ایسا معاملہ ہے جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کم خوری کا ایک موذی نقصان تو یہ ہے کہ انسانی غذا میں کیلوریز کے ساتھ ساتھ بہت سی ایسی اشیاء موجود ہوتی ہیں جو بہت کم مقدار میں جسم کو درکار ہیں مگر جسم کے افعال کو نارمل رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ مثلاً وٹامن اور نمکیات وغیرہ۔ اب جیسے ہی کسی شخص نے غذا کو نصف کر دیا تو یہ ضروری اجزاء بھی اسی نسبت سے نصف ہو گئے اور چونکہ یہ نہایت ضروری اجزاء ہیں اس لئے جسم ان کی کمی کی وجہ سے شکست و ریخت کا شکار ہو جاتا ہے۔

دوسرا بڑا مسئلہ انسانی ارتقاء سے تعلق رکھتا ہے۔ آج سے ہزاروں سال قبل جب انسان جنگلوں میں رہتا تھا اور شکار کر کے اپنا پیٹ پالتا تھا تو اسے بعض اوقات کئی کئی دن شکار دستیاب نہ ہوتا تھا اور اس طرح جسم کی چربی پگھل کر اسے غذا فراہم کرتی تھی۔ مگر جونہی کوئی شکار مثلاً ہاتھی وغیرہ ہاتھ آ جاتا تو پھر سارے گروپ والے مل کر بے شمار کھاتے تھے جس کے نتیجہ میں کھلی ہوئی چربی فوری طور پر جسم میں محفوظ ہونا شروع ہو جاتی تھی اور گزشتہ کمی دور ہو جاتی تھی۔

یہ چربی انسانی جسم میں Fat Cells میں محفوظ ہوتی ہے اور جب یہ خلئے ایک خاص جسامت کو پہنچتے ہیں تو دو میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان خلیات کی تعداد جسم میں چربی کی زیادتی سے بڑھتی رہتی ہے۔ ان میں ایک خوبی یہ ہے کہ یہ مرتے نہیں اور اس طرح ایک دفعہ جسم میں ان کی جو تعداد بن جاتی ہے اس میں کمی واقع نہیں ہو سکتی بلکہ اگر پھر غذا کم ہو جائے تو یہ اپنی چربی پگھلا کر جسم کو توانائی مہیا کرنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر جیسے ہی باہر کے حالات انہیں بہتر محسوس ہوں یہ فوراً چربی محفوظ کر کے دوبارہ اپنی جسامت اختیار کر لیتے ہیں۔

جب انسان Crash Diet کرتا ہے تو ان بے چاروں کو چونکہ موجودہ فیشنز کا اندازہ نہیں اور یہ ابھی تک لاکھوں سال قبل والی کیفیت میں ہیں اس لئے انہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ کمی تو صرف انسان کو سمارٹ بنانے کے لئے ہوتی ہے۔ یہ اسے قحط کے آثار ہی سمجھتے ہیں اور فوراً اس کے مقابلہ کی تیاری شروع کر دیتے ہیں جس میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس انسان کی روزمرہ کی توانائی کے لئے درکار کیلوریز کو بھی بچانا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً جب ایک شخص کو روزانہ دو ہزار کیلوریز کی ضرورت تھی اور اب اس نے ڈائٹنگ (Dieting) کرنی شروع کر دی تو یہ جسم میں بعض ایسی تبدیلیاں لاتے ہیں کہ اس کی روزانہ کی ضرورت گر کر دو ہزار کی بجائے اٹھارہ صدرہ جائے۔

چونکہ ڈائٹنگ کے نتیجہ میں انسان اپنے اوپر ایسی سخت پابندیاں مسلط کر لیتا ہے جنہیں وہ خود بھی زیادہ دیر برداشت نہیں کر پاتا اس لئے چھ سات پاؤنڈ وزن گرنے کے بعد جیسے ہی وہ ذرا سا اپنی غذا میں اضافہ کرتا ہے تو جسم فوراً اس کوشش میں لگ جاتا ہے کہ باہر قحط کے آثار چونکہ ختم ہو رہے ہیں اس لئے اس اضافی غذا کو محفوظ کر لیا جائے۔ چنانچہ وہ شخص دوبارہ موٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح زندگی میں کئی بار وہ چند ماہ کے لئے دبلا ہو کر دوبارہ موٹا ہو جاتا ہے اور ہمیشہ اس بات پر استفسار کرتا ہے کہ وہ اتنی کم غذا کھانے کے باوجود موٹا ہی کیوں رہتا ہے؟

اب دو ایسی بیماریاں اس سارے مسئلے کے نتیجہ میں بڑھ رہی ہیں۔ ایک تو Canorexia جس میں اتنی کم خوری ہو جاتی ہے کہ جسم کمزور ہو جاتا ہے اور ذہنی اور اعصابی طور پر بھی یہ مریض بہت کمزور ہو جاتے ہیں اور دوسری Bulimia (بیولیمیا) جس میں لوگ یہ کرتے ہیں کھانا تو پورا کھاتے ہیں مگر بعد میں الٹی کر کے نکال دیتے ہیں۔ اس سے کھانا کھانے کا چسکا تو پورا ہو جاتا ہے مگر مسائل وہیں رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ غذا جسم کو دستیاب نہیں ہو پاتی اور یہ بھی جسمانی اور ذہنی و اعصابی کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

میرے خیال میں کسی موٹے شخص کے صحت مندانہ طریق پر دبلے ہونے کا طریق Crash Dieting قطعاً نہیں۔ بلکہ اگر وہ صبر سے کام لے کر اپنی خوراک میں سے روزانہ اپنے جسم کو درکار کیلوریز کی مقدار سے مثلاً ایک صد کیلوریز یا پچاس کیلوریز کم وصول کرے تو اس طرح ایک ماہ میں سو کیلوریز روزانہ کے حساب سے وہ ایک پاؤنڈ وزن کم کر سکتا ہے۔ اس طریق سے اس کے جسم پر کوئی بے جا بوجھ بھی نہیں پڑے گا اور وزن بھی درست حد تک برقرار رہے گا۔ سال دو سال کا عرصہ کوئی زیادہ نہیں۔ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو گزشتہ پندرہ سال سے Crash Diet کر رہے ہیں اور پھر موٹے کے موٹے ہیں بلکہ ذہنی طور پر بھی موٹے ہوتے جا رہے ہیں۔

اپنی روزمرہ کی کیلوریز کا موٹا اندازہ کرنے کے لئے طریق یہ ہے کہ نشاستہ اور لحمیات والی غذاؤں مثلاً گندم، چاول، چینی، گوشت، دودھ، انڈہ وغیرہ کے ہر گرام میں چار کیلوریز ہوتی ہیں اور چربی، تیل، گھی وغیرہ میں ۹ کیلوریز فی گرام۔ اب اگر ایک کلوگرام آٹے میں گھر کے بیس پھلکے پکتے ہوں تو ہر پھلکا تقریباً ۵۰ گرام وزن کا ہوا یعنی ۴×۵۰=۲۰۰ کیلوریز کا۔ اگر ایک شخص روزانہ پانچ یا چھ پھلکے کھاتا ہے تو اس کی روزمرہ کی ضرورت میں سے ہزار بارہ صد کیلوریز وہ ادھر سے حاصل کر رہا ہے۔ پراٹھے میں چونکہ گھی بھی زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس میں کیلوریز زیادہ ہوتی ہیں۔ علیٰ ھٰذا القیاس۔

موٹاپے کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ چونکہ آج کل بہت سے کام بیٹھ کر آرام دہ ماحول میں انجام دئے جاتے ہیں اس لئے جسمانی ورزش نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ روزمرہ خرچ ہونے والی توانائی بھی کم ہوتی ہے۔ دبلا ہونے کے لئے جیسا کہ پیچھے عرض کیا گیا ہے روزانہ سو کیلوریز کا فرق ڈالا جائے تو نہایت مناسب ہے۔ یہ فرق غذا کم کرنے کی بجائے جسمانی مشقت بڑھا کر بھی ڈالا جانا چاہئے۔ مثلاً ایک شخص جو بالکل ورزش نہیں کرتا اگر اپنی روزمرہ کی غذا کو اسی حد پر رکھ کر ورزش شروع کر دے تو اس کا وزن بہتر ہونا شروع ہو جائے گا۔

ورزش کے بارہ میں بھی لوگ اکثر گھبراہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور اکثر عجیب و غریب پروگراموں پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً اگر آج وہ ورزش کا فیصلہ کریں گے تو یہ ہو گا کہ صبح پانچ بجے اٹھ کر تین میل کی دوڑ لگانا شروع کر دیں گے اور یہ بھی چونکہ ایک مشکل کام ہے اس لئے کچھ عرصہ میں تھک کر بیٹھ جائیں گے۔ اس قسم کی پابندیٔ وقت کے ساتھ صبح سویرے ورزش کرنے کے پروگرام ایسے کھلاڑیوں کے لئے تو مفید ہو سکتے ہیں جو کسی کھیل میں اپنا نام پیدا کرنا چاہتے ہوں مگر ایک آدمی جو صرف اپنا وزن نارمل کرنے کی کوشش میں ہے اس کے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ صبح ورزش کرے یا شام کو یا دوپہر کو یا رات کو۔ یا اگر کسی دن دل نہیں چاہا تو نہ کرے۔ ورزش کو بطور ورزش اپنے اعصاب پر طاری نہ کریں۔ مثلاً پیدل چلنا ورزش ہے لیکن بطور ورزش پیدل چلنے کی بجائے اگر آپ بازار کوئی چیز لینے گئے ہیں اور پیدل چلے ہیں تو ورزش تو پھر بھی ہو جائے گی مگر یہ ورزش محسوس نہیں ہو گی۔ اس طرح انسان باقاعدہ پروگرام کے تحت ورزش کرنے کی بوریت سے بھی بچا رہتا ہے

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ اپنے خطوط میں مکمل پتہ کے علاوہ اپنا فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

یکم نومبر ۹۹ء کے روزنامہ ”الفضل“ ربوہ میں ۲۱/جولائی ۹۹ء کو منعقد ہونے والی اردو کلاس کی باتیں (مرتبہ: مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب) شامل اشاعت ہیں۔ اس کلاس میں عزیزم مرزا توقیر احمد ابن مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نے اپنی دادی جان محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت حضرت مولوی سید غلام محمد صاحبؓ کا تعارف کروایا ہے۔ آپ کا تعلق افغانستان سے تھا اور آپ محترم مرزا محمد حسین صاحب ابن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح کی اہلیہ تھیں۔ آپ کو چٹھی مسیح اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے دعوت الی اللہ کے جذبہ کے تحت ایک پنجابی نظم تحریر کی تھی جو دراصل غیر احمدیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ کو مخاطب کر کے ایک چٹھی کے طور پر لکھی گئی تھی کہ آپ کے دوبارہ آنے کی علامات پوری ہو چکی ہیں اس لئے جلد آسمان سے نازل ہو کر امت کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔ آپ نے یہ لمبی نظم ۱۹۰۳ء میں ایک روز مسجد مبارک قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پڑھ کر سنائی تو حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مولوی صاحب! اب اس کا جواب بھی لکھیں۔ چنانچہ آپ نے ارشاد کی تعمیل میں جوابی نظم بھی لکھی اور حضور کے ارشاد پر دونوں نظموں کو شائع فرمادیا۔

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ پیدائشی احمدی تھیں۔ ۱۹۰۹ء میں افغانستان میں پیدا ہوئیں اور ۱۹۳۰ء میں اپنے والد محترم کے ہمراہ قادیان آئیں۔ کچھ عرصہ بعد جب آپکے والد وفات پاگئے تو حضرت سیّدہ اماں جانؓ نے آپ کو اپنے ہاں بلالیا جہاں آپ تین سال رہیں اور اُن کی صحبت سے بہت فیض پایا۔ آپ بہت نیک، دعاگو اور صاحب کشف خاتون تھیں۔ اکثر دعاؤں کی قبولیت کی آپ کو پہلے خبر دیدی جاتی تھی۔ جنگ عظیم دوم کے دوران آپ کے خاوند قادیان سے باہر تھے تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بیماری کی اطلاع دی۔ آپ نے بہت دعا کی تو خواب میں بتایا گیا کہ آپ فکر نہ کریں، ابھی وہ تیس سال مزید آپ کے پاس رہیں گے۔ چنانچہ اس خواب کے مطابق وہ پورے تیس سال آپ کے پاس رہ کر فوت ہوئے۔

اسی طرح جب حضور انور ۸۴ء میں ربوہ سے لندن تشریف لا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمادیا کہ حضور پاکستان سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں جبکہ اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ حضور جہلم تشریف لے گئے ہیں۔

آپ کو خواب میں حضرت مصلح موعودؓ کے بعد آنے والے خلفاء بھی دکھائے گئے جن میں سے صرف دو کے نام یاد رہے۔ یعنی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ اور حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ چنانچہ آپ نے ان دونوں کا زمانہ پایا اور ۱۹۸۵ء میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ: ”ان کی دادی کا ایک واقعہ جو واقعہ بھی ہے اور لطیفہ بھی آپ کو سناتا ہوں۔ جب مَیں بظاہر پنڈی گیا ہوا تھا۔ اصل میں کراچی سے پھر ہوائی جہاز پر اڑنا تھا۔ ان کی دادی نے اس وقت رات خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک شیشے کے کمرے میں بیٹھ کر اُڑ گیا ہوں۔ لطیفہ جو بہت مزے کا ہے وہ یہ کہ پھر صبح گولبازار میں پھریں اور سب میں یہ مشہور تھا کہ مَیں جہلم گیا ہوں یا راولپنڈی۔ یہ ہر ایک کو بتاتی تھیں، بالکل غلط ہے۔ وہ تو ہوائی جہاز میں بیٹھ کر لندن جارہے ہیں۔ سب لوگ سمجھ رہے تھے کہ پتہ نہیں اس بے چاری کو کیا ہوگیا ہے۔ انہوں نے بھی نہیں چھوڑا۔ ایک ایک دوکان پہ مشہور کیا۔ اللہ کا فضل دیکھو کسی کو یقین نہیں آیا۔ ورنہ اس وقت اگر بات نکلتی تو دشمن کئی شرارتیں کر سکتا تھا۔ ...... بڑی دعاگو خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت تھیں۔“

....

عظیم جرمن جرنیل......رومیل

عظیم جرمن جرنیل اروِن رومیل ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوا۔ وہ جرمن افواج میں فیلڈمارشل کے عہدے تک پہنچا۔ اس نے جنگ عظیم اوّل اور دوم میں حصہ لیا اور جنگ عظیم دوم کے آغاز میں مرکزی یورپ اور فرانس پر حملے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ پھر اس کو ۱۹۴۱ء میں شمالی افریقہ پر حملہ کے لئے بھیجا گیا جہاں اس نے اپنی معمولی فوج کے ساتھ شاندار کامیابی حاصل کی اور اتحادیوں کو دھکیل کر قاہرہ تک لے گیا۔ وہ اپنی کامیاب جنگی چالوں کی وجہ سے صحرائی لومڑی کے نام سے مشہور ہوا۔ رومیل کے بارہ میں ایک مختصر مضمون مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کے قلم سے روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۳/نومبر ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

رومیل اپنے نزدیکی ماتحتوں کو اختیارات تفویض کرنے میں بخیل معلوم ہوتا تھا لیکن جونیئر افسروں کے معاملہ میں اس کا رویہ بالکل الٹ تھا۔ اس لئے وہ جونیئر افسروں کا ہیرو تھا۔ خطرہ میں کود جانے کی عادت، تدبر اور خطرہ میں گھر جانے کے باجود ہمت نہ ہارنا اُس کی غیر معمولی خصوصیات ہیں۔ وہ دشمن کو دھوکا دینے میں ماہر تھا۔ اکثر اکیلا ہی دشمن کے علاقہ میں اتنا دور نکل جاتا کہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے اس کا رابطہ منقطع ہو جاتا۔ اُس کا سلوک جنگی قیدیوں سے بہت اچھا ہوتا اور جنگی قیدی اُس کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ وہ جنگی چال کے تحت بعض قیدیوں کو بھاگنے میں مدد دیتا اور جب وہ اپنی فوج سے ملتے تو رومیل کی تعریف کرتے اور اُس کی شخصیت کا جادو ہر جگہ بولنے لگتا۔

جب تازہ دم امریکن فوج تیونس میں اتری تو جنگ کا توازن اتحادیوں کے حق میں چلا گیا۔ جرمن فوج اپنی کم نفری کی وجہ سے پسپائی پر مجبور ہوئی اور رومیل بھی واپس جرمنی چلا گیا۔ اور دوبارہ اُس وقت جرمنی کے محاذ پر نظر آیا جب اتحادی فرانس میں اترنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ لیکن اب رومیل انچارج نہیں تھا بلکہ جنرل سٹاف کا ماتحت تھا۔ یہاں بدقسمتی سے رومیل اور جنرل سٹاف میں اختلافات پیدا ہوگئے۔ رومیل کا خیال تھا کہ اتحادی فوج کا ساحل پر اترتے ہی قلع قمع کر دیا جائے جبکہ جنرل سٹاف کا خیال تھا کہ کچھ دیر انہیں بڑھنے دیا جائے اور پھر شدید حملہ کر کے واپس دھکیلا جائے۔ انہیں اختلافات کی وجہ سے اتحادی اپنی سکیم میں کامیاب ہوگئے اور جرمنی کو شکست ہوئی۔ مؤرخین کو اب اتفاق ہے کہ رومیل کی حکمت عملی اختیار کی جاتی تو اتحادیوں کی فتح کے امکانات معدوم نہیں تو محدود ضرور ہو جاتے۔ بہرحال جرمن فوج کی پسپائی شروع ہوئی تو ہٹلر پر ایک ناکام قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا۔ ہٹلر کو خیال آیا کہ رومیل اس واقعہ میں ملوث ہے۔ انہیں دنوں رومیل ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو کر ہسپتال میں داخل کروادیا گیا۔ جب وہ صحت یاب ہو کر اس قابل ہوا کہ دوبارہ محاذ پر جاسکے تو ایک دن دو جرنیلوں کے ذریعہ اُس کو ہٹلر کا پیغام ملا کہ وہ یا تو خودکشی کر لے اور یا بغاوت کے الزام میں مقدمہ کا سامنا کرے۔ رومیل نے پہلا راستہ اختیار کیا اور ہٹلر کی طرف سے بھیجا گیا سائنائیڈ (زہر) کا کیپسول حلق سے نیچے اتار لیا۔ اس وقت کسی کو معلوم نہ ہوا کہ کیا واقعہ گزرا ہے اور رومیل کو پورے فوجی اور قومی اعزاز کے ساتھ لحد میں اتار دیا گیا اور اس طرح ایک عظیم الشان جرنیل کا وہ افسوسناک انجام ہوا جس کا وہ حق دار نہیں تھا۔

....

جدید دور کا خطرناک ترین طیارہ

امریکہ کا طیارہ بی۔۲۔ سٹیلتھ انتہائی تیز رفتار ہونے کے علاوہ راڈار پر دکھائی نہ دینے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اسے سب سے پہلے ۹۱ء میں خلیج کی جنگ میں استعمال کیا گیا تھا اور پھر افغانستان میں تربیتی کیمپوں اور یوگوسلاویہ پر بمباری کے لئے بھی نہایت کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ طیارہ چوبیس گھنٹے کے نوٹس پر دنیا کے کسی بھی حصے میں، کسی بھی موسم میں، کسی قسم کا خطرہ لئے بغیر حفاظتی حصار میں رکھے ہوئے ہدف پر ایک لاکھ باسٹھ ہزار پاؤنڈ وزنی بم گرا سکتا ہے۔ بعض حالات میں تو یہ طیارہ کروز میزائیل سے بھی زیادہ تیز رفتاری اور شدید حملہ کا مظاہرہ کر چکا ہے۔ اس طیارے کی تیاری میں چالیس ہزار ہنرمندوں نے کام کیا اور اس پر ۴۴ بلین ڈالر کی رقم خرچ کی گئی۔ اس کی لمبائی ۶۹ فٹ اور پروں کا پھیلاؤ ۱۷۲ فٹ ہے جبکہ اس کی دُم نہیں ہوتی۔ یہ ایسے پلاسٹک سے بنایا گیا ہے جس کا پتہ راڈار یا دیگر آلات سے نہیں لگایا جاسکتا اور نہ انسانی آنکھ اسے آسمان پر دیکھ سکتی ہے۔

یوگوسلاویہ پر حملے کیلئے یہ طیارے تیس گھنٹے کے مسلسل مشن پر براہ راست ٹکساس (امریکہ) سے پرواز کر کے آئے اور پہلے ہی حملہ میں بنکر، راڈار، مواصلاتی نظام، اہم پل اور اسلحہ ساز فیکٹریاں تباہ کر دیں۔ ان طیاروں میں آتی اور جاتی دفعہ دو دو مرتبہ پرواز کے دوران ہی پٹرول بھرا گیا۔ چونکہ یہ طیارے سیٹلائیٹ سے راہنمائی لیتے ہیں اسلئے ہر قسم کے موسمی حالات میں کامیابی سے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اس طیارہ کیلئے ہواباز کا انتخاب اُسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح کہ خلاباز کا انتخاب ہوتا ہے یعنی ایسے ہواباز جن میں تجزیہ کرنے اور ہدف کے بارہ میں موصول ہونے والی اُن معلومات کو بہترین طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت ہو جو زمین سے ماہرین ہر وقت انہیں مہیا کرتے رہتے ہیں۔

یہ معلوماتی مضمون مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کے قلم سے روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۵/اکتوبر ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

....

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۵/جنوری ۲۰۰۰ء میں مکرمہ حمیرا سلیم صاحبہ کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کیا گیا ایک خط شامل اشاعت ہے جسے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر افادۂ عام کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ خط میں اپنے بیٹے کی الرجی سے شفایابی کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتی ہیں کہ میرے بیٹے کو انڈے سے شدید الرجی تھی۔ جب مَیں نے کتاب ”طب نبوی“ میں شہد سے علاج کے بارہ میں پڑھا، کہ چھ ماہ نہار منہ پانی میں ڈال کر مریض کو دیا جائے، تو روزانہ باقاعدگی سے صرف صبح خالی پیٹ بچے کو شہد دودھ میں دو کھانے کے چمچ ملا کر چار ماہ دیا گیا کیونکہ بچہ پانی میں شہد نہیں پیتا تھا۔ ابھی علاج کی مدت دو ماہ باقی ہے کہ وہ انڈے سے بنی ہوئی چیزیں اور کئی بار انڈا بھی کھا چکا ہے۔

....

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۵/جنوری ۰۰ء میں شامل اشاعت مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار پیش ہیں:

یکتائے روزگار تھیں اُمّ متین آپ
سرمایۂ وقار تھیں اُمّ متین آپ
اک عہدِ تابناک کی تاریخ کی رقم
اِک صبح کامگار تھیں اُمّ متین آپ
کتنا ہی مہربان تھا اک آپ کا وجود
احسانِ کردگار تھیں اُمّ متین آپ

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
23/10/2000 - 29/10/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 23rd October 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Class No.96, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
00.55 Liqa Ma'al Arab Rec:18.03.95 ®
02.00 MTA USA: Part 3
03.00 Urdu Class: Lesson No.475 Rec.27.03.99
04.25 Learning Chinese: Lesson No.188 ®
04.55 Mulaqat: With Young Lajna &Nasirat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.11
06.55 Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.26
09.35 Urdu Class: Lesson No.475 Rec.27.03.99 ®
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.84
13.10 Rencontre Avec Les Francophones With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.165
16.30 Children's Corner: Class No.97 Part I With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat
18.25 Urdu Class: Lesson No. 476 Rec: 31.03.99
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.26
21.05 Rencontre Avec Les Francophones With French Speaking guests ®
22.05 Islamic Teachings: Prog.No.13/ Part 2
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.165 ®
23.25 Learning Norwegian: Lesson No.84 ®

Tuesday 24th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: With Hazoor Class No.97 / Part 1®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.27
02.10 MTA Sports: Kabadi
02.50 Urdu Class: Lesson No.476 Rec.31.03.99
04.10 Learning Norwegian: Lesson No.84 ®
04.55 Rencontre Avec Les Francophones ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV No. 97 First Part
07.10 Pushto Programme: F/S Rec: 02.07.99 With Pushto Translation
08.00 Islamic Teachings®
08.30 Liqa Ma'al Arab: Rec: 22.03.95 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.477 Rec: 09.04.99 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.13
13.05 Bengali Mulaqat:
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.136
16.10 Le Francais C'est Facile: Lesson No.13 ®
16.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.22
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.477
19.30 Liqaa Ma'al Arab:Session No.28
21.00 Bengali Mulaqat ®
22.05 Hamari Kaenat: Part 65 Produced by MTA Pakistan
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.136 ®
23.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.13

Wednesday 25th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
00.55 Liqa Ma'al Arab: Rec: 22.03.95 ®
02.00 Bengali Mulaqat: ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.477 ®
04.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.13 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.136 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.05 Swahili Programme: Seeratun Nabi (saw) Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
08.0 Hamari Kaenat: No.65 ®
08.25 Liqa Ma'al Arab: Rec.25.03.95 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.477 Rec: 09.04.99 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No.23
13.00 Atfal Mulaqat: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.137 Rec: 11.06.96
16.05 Urdu Asbaaq: Lesson No.23
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Urdu Class: Lesson No.478 Rec.10.04.99
19.25 Liqaa Ma'al Arab: Session no. 29 Rec: 23.03.95
20.30 French Programme: Source de Lumiere P/2
21.05 Atfal Mulaqat: ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.137 Rec.11.06.96 ®
23.30 Urdu Asbaq: Lesson No.23 ®

Thursday 26th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta
01.05 Liqaa Ma'al Arab: Rec.23.03.95 ®
02.10 Atfal Mulaqat: ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.478 ®
04.25 Urdu Asbaq: Lesson No.23 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.137 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta ®
07.10 Sindhi Programme: F/S Rec.11.06.99
08.10 Documentary: Patriatah
09.35 Liqa Ma'al Arab: Rec.23.03.95
09.40 Urdu Class: Lesson No.478 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Turkish: Lesson No.7 ®
13.05 Liqaa Ma'al Arab With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05 Bengali Service: F/Sermon Rec: 15.07.94 With Bangali Translation
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.166 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.15 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.23
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Darsul Malfoozat
18.10 Urdu Class: Lesson No.479 Rec: 14.04.99
19.30 Liqaa Ma'al Arab ®
20.30 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
20.45 Tabarukaat: Speech by Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sahib. J/S 1955
21.40 Quiz History of Ahmadiyyat No.60 Host: Faheem Ahmad Khadim Sahib
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.166 ®
23.30 Learning Turkish: Lesson No.7 ®

Friday 27th October 2000

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.50 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.10 Liqaa Ma'al Arab: ®
02.15 Tabarukaat: Speech by Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sb. J/S 1955 ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.479 Rec.14.04.99 ®
04.20 Learning Turkish: Lesson No.7 ®
04.50 Homeopathy Class: Lesson No.166 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.10 Quiz; History of Ahmadiyyat No.60 ®
07.50 Saraiky Programme: F/S Rec: 07.01.00 With Siraiky Translation
08.40 Liqa Ma'al Arab: ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.479 ®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.30 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon:
14.00 Documentary: Safar Hum Nay Kiya-'Gilgit'
14.30 Majlis-e-Irfan: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30 Friday Sermon: ®
16.30 Children's Corner: Class No.31, Part I Produced by MTA Canada
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No.480 Rec: 16.04.99
19.30 Liqa Ma'al Arab: Rec: 29.03.95
20.30 Belgium Programme. Various Items
21.25 Documentary:Safar Hum Nay Kiya-'Gilgit'
21.55 Friday Sermon: ®
23.55 Majlis-e-Irfan with Huzoor: ®

Saturday 28th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.31, Part I ® Produced by MTA Canada Hosted by Sheikh Abdul Hadi Sahib
01.10 Liqa Ma'al Arab: Rec.29.03.95 ®
02.15 Friday Sermon: ®
03.20 Urdu Class: Lesson No.480 Rec.16.04.99®
04.25 Computers for Everyone: Part 71
05.00 Majlis-e-Irfan ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.31 Part I Presentation MTA Canada
07.25 MTA Mauritius: Excursion
07.50 Weekly Preview
08.05 Documentary: Bharat Darshan Presentation of MTA Qadain
08.35 Liqa Ma'al Arab: Rec.29.03.95 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.480 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.50
13.10 German Mulaqat: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat-e-Imam Rec. 19.11.99
15.40 Weekly Preview
16.00 Children's Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.481
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.32
20.40 Weekly Preview
20.55 Arabic Programme: Various Items
21.30 Children's Class: ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30 Documentary: Bharat Darshan Presentation MTA Qadian
23.00 German Mulaqat: Rec.21.10.00

Sunday 29th October 2000

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz Khutabat-e-Iman
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.32 ®
02.05 Canadian Horizons: Children's Class No.52
03.05 Urdu Class: Lesson No.481 ®
04.20 Learning Danish: Lesson No.50 ®
04.55 Children's Class: (New) With Hazoor ®
06.05 Tilawat, News, Weekly Preview
07.05 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20 German Mulaqat: ®
08.15 Chinese Programme: Part 12
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.32 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.481 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.50 Learning Chinese: Lesson No.189 With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Programmes
15.10 Friday Sermon: ®
16.15 Weekly Preview
16.35 Children's Class: No.97 Final Part
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.120 Urdu Class: Lesson No.482 Rec.21.04.99
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.33 Rec:04.04.95
20.40 Albanian Programme: Part 2 – Q/A Session with Maulana Ata-ul -Kaleem Sb.
21.05 Q/A Session: Rec,15.02.98
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, October 20, 2000 | Issue No. 42

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

قرارداد ۷؍ستمبر کا پردہ چاک ہو گیا

ڈاکٹر محمود احمد غازی وزیر امور مذہبی پاکستان کا "جماعت مجاہدین" کے زیر اہتمام منعقدہ "نفاذ شریعت کانفرنس" سے خطاب:

"اس وقت ملک میں شریعت یتیم ہے اور قرآن وسنّت کا کوئی والی وارث نہیں۔ نفاذ شریعت کی راہ میں امریکہ، فرانس یا بھارت رکاوٹ نہیں ...... عوام میں وقتی طور پر جذبہ سر ابھارتا ہے اور اسی جذبے کے تحت عوام نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوایا حالانکہ جن افراد نے یہ مطالبہ کیا انہوں نے قادیانیت پر کوئی کتاب کھول کر بھی نہ دیکھی تھی"۔

(روزنامہ نوائے وقت ۷/ستمبر ۲۰۰۰ء)

☆......☆......☆

وصیتِ خاتم النبیین ﷺ سے غدّاری

شہ لولاک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مہدیٔ موعودؑ کی نسبت تاکیدی وصیت فرمائی:

"اِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیْ"۔

(ابن ماجہ باب خروج المہدی)

یعنی جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل برف پر بھی جانا پڑے کیونکہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔

اس فرمان نبویؐ کے برعکس (جو قیامت تک کے لئے تاکیدی وصیت کا رنگ رکھتا ہے اور امتِ محمدیہ کی ترقی اور عالمی عروج کا واحد آسمانی ذریعہ ہے) ایک صاحب "حضرت علامہ حبیب الرحمٰن الصدیقی کاندھلوی" پوری مسلم دنیا کو یہ وعظ شریف" کر رہے ہیں کہ:

"واحد علاج صرف یہ ہے کہ سب پکے مومن بن جائیں اور باہم متحد ہو جائیں ورنہ اگر ایسی صورت میں مہدی بھی ظاہر ہو گئے تو اس امت کے اکثر افراد انہیں بھی قبول نہ کریں گے ...... ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ اگر وہ پیدا ہو چکے ہیں تو اپنے ظہور کے تخیل سے باز رہیں اور اگر ابھی عالم وجود میں تشریف نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ کبھی تشریف نہ لائیں تاکہ اُمّت مزید نئے فتنوں سے دوچار نہ ہو"۔

("مہدویت نے اسلام کو کیا دیا" صفحہ ۲۶۔ مؤلف حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی۔ ناشر انجمن اسوہ حسنہ پاکستان کراچی نمبر ۵ گلشن اقبال کراچی نمبر ۵ طبع دوم ۱۹۸۶ء)

مخبر صادق آنحضور ﷺ نے آخری زمانہ کی نسبت چودہ سو سال پیشتر یہ خبر دے دی تھی کہ علماءِ (ربانی) کی وفات کے بعد عوام الناس انتہائی جاہل اشخاص کو اپنا دینی راہ نما بنا لیں گے اور انہی سے مسائل دریافت کریں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ پس خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

انصاف کی کیا اس سے امید کرے کوئی
بیداد کو جو ظالم آئین وفا سمجھے

(المصلح موعودؓ)

مفتیٔ "جنگ" کی تلبیس اور کذب بیانی

روزنامہ "جنگ" نے ۸؍ستمبر ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں "مفتی محمد جمیل خان" کا ایک لمبا چوڑا مضمون اسمبلی کے فیصلہ تکفیر سے متعلق شائع کیا ہے جو تلبیس، کذب بیانی، مغالطہ آفرینی کا ملغوبہ ہے۔ جناب مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"مرزا غلام احمد قادیانی اپنی اور اپنے خاندان کی تاریخ خود ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

"........... والد صاحب کی پنشن لینے سیالکوٹ گیا۔ سات سو روپیہ پنشن لئے۔ چچازاد بھائی کے کہنے پر وہ پنشن کی رقم سیر و تفریح پر اڑا دی ۔ رقم ختم ہوتے ہی چچازاد بھائی بھاگ گیا۔ اکیلا پریشان ہوا تو کچہری میں پندرہ روپے پر ملازمت اختیار کرلی......"۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۶)

یہ پوری عبارت صاحبِ تحریر نے محض جدل و تلبیس سے کتاب البریّہ کی طرف منسوب کر ڈالی ہے وگرنہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے نہ

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

البانیہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد "مسجد بیت الاول" کے
سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب کا انعقاد

(رپورٹ: ساجد احمد نسیم ۔ مبلغ سلسلہ البانیہ)

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دن بدن کامیابیوں اور فتوحات سے نواز تا چلا جا رہا ہے۔ انہی فتوحات اور کامیابیوں کی ایک کڑی البانیہ میں ہماری پہلی مسجد کے سنگ بنیاد کی سادہ اور پروقار تقریب کا انعقاد ہے۔ مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے ۲۸؍ستمبر جمعرات کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ اس مسجد کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے "مسجد بیت الاول" رکھا ہے اور اس کے ساتھ ملحقہ کمپلکس کا نام "دارالفلاح" رکھا ہے۔

اس تقریب کے لئے باقاعدہ دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ چونکہ وقت بہت کم تھا اور وسائل بہت ہی محدود تھے اس لئے محدود لوگوں کو ہی دعوت نامے جاری کئے گئے جس میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵۰ کے قریب مرد وزن جن میں ڈاکٹرز، انجینئرز، جج، سکول ٹیچرز اور تاجر وغیرہ شامل تھے۔ اسی طرح البانین ٹی وی اور ریڈیو کے چیف ڈائریکٹر اپنی پوری ٹیم کے ساتھ شامل ہوئے جنہوں نے پوری کارروائی کو ریکارڈ کیا اور ٹی وی پر خبر نشر کی۔ اس کے علاوہ اخباری نمائندے بھی شامل ہوئے جنہوں نے تقریب کی کارروائی کو نوٹ کیا اور امیر صاحب البانیہ مکرم محمد زکریا خان صاحب کا انٹرویو لیا۔

دارالحکومت ترانہ کے علاوہ البانیہ کے دور دراز کے شہروں Pogradec اور Berat سے بھی احمدی مرد وزن طویل سفر طے کر کے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کے آغاز میں مکرم امیر صاحب البانیہ نے اپنے مختصر سے خطاب میں حاضرین کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ خدمت دین کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے کاموں میں بھی مصروف ہے۔ اسی طرح افریقہ کے ممالک اور دیگر ممالک میں تعمیر کردہ اسکولوں، ہسپتالوں کے قیام اور دنیا کے کونے کونے میں مساجد کی تعمیر کا ذکر کیا۔

اسی طرح آپ نے حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ اب تک جس قدر بھی مساجد، سکول اور ہسپتال تعمیر کر چکی ہے اور کر رہی ہے اس کے پیچھے ممبران جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں ہیں۔ نہ ہمارے پاس تیل کی دولت ہے اور نہ ہی ہم کسی حکومت سے امداد لیتے ہیں۔ اس مسجد اور مرکز کی تعمیر میں استعمال ہونے والے ہر ذرہ سے جماعت احمدیہ کے ممبران کی قربانیوں کی جھلک آپ کو دکھائی دیتی رہے گی۔ اس مرکز اور مسجد کے دروازے خدائے واحد ویگانہ کی عبادت کرنے کے لئے تمام البانین باشندوں کے لئے یکساں طور پر کھلے رہیں گے اور جس قدر بھی ہمارے لئے ممکن ہو گا ہم البانین قوم کی تعلیمی، اخلاقی، روحانی اور جسمانی نشوونما میں ممد ومعاون ثابت ہونگے۔

اس خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب البانیہ نے مسجد کی تعمیر کی بنیاد میں وہ اینٹ نصب کی جو حضور ایدہ اللہ نے جرمنی میں ایک طویل دعا کے بعد ازراہ شفقت عنایت فرمائی تھی۔

بعدہ خاکسار (ساجد احمد نسیم، مبلغ البانیہ) نے اینٹ نصب کی۔ اسی طرح مکرم عثمان کلایہ مرحوم (پہلے البانین احمدی) کے دو صاحبزادوں مکرم برہان کلایہ صاحب اور مکرم محمد کلایہ صاحب اور چند دیگر احمدی احباب نے اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر چار بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے اور مکرم امیر صاحب البانیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس مسجد اور مرکز کو البانین قوم کے لئے نہایت ہی بابرکت اور باعث رُشد وہدایت بنائے اور جماعت احمدیہ کی ترقی کی شاہراہ پر ایک عظیم الشان سنگ میل ثابت ہو۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد حقیقی توحید کے قیام کا مرکز ہو اور خدائے واحد کی مخلصانہ عبادت کرنے والوں سے ہمیشہ آباد رہے۔ آمین

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔